

کلام الملوك

شاہنشاہ حقیقی کے فضل و کرم سے ان ایام نصارت انصاف کے
میں انتخاب جواب کلیات غزلیات اقبال طین اشہد الیک

منتخب کلمات طیف



من تصانیف شریف سلالہ دودمان خلاصہ خاندان چراغ دودہ صاحبقرانی زریں سر
گوکانی خسرو ایم سخنی الیٰ الجود و العظمت حضرت ابو ظفر محمد سراج الدین شہنشاہ دہلی علیہ الرحمۃ

مطبع قشیری لاہور پورین و بھکوا بال بحیث نے چھاپا اور شایع کیا

اولین اردو

شاعر نامی بذلہ سنج
سعد نواب سعادت علی خان
حرب حاضر و ابست
کلیات شناخ عمدہ کلیات حسین نادر رسائل شامل
ہین ۱۔ شاہد عشرت ۲۰ سخن شعرا ۳۔ اشعار شناخ ۴۔
مرغوب دل ۵۔ دفتر بيمثال ۶۔ گنج تواریخ ۷۔
چشمہ فیض ۸۔ قد پارسی ۹۔ زبان ریختہ ۱۰۔
قطرہ منتخب از جلوہ گری طبع وقاد مولوی عبدالغفور خان بہادر
شاہد عشرت
سخن شعرا
اشعار شناخ
مرغوب دل
دفتر بيمثال
گنج تواریخ
زبان ریختہ
قطرہ منتخب
کلیات سودا۔ قصائد و مثنویات و دواوین و رباعیات
از کلام تاج الشعر امیر زار فیع السودا۔
کلیات نظیر۔ اکبر آبادی۔
کلیات تراب۔ مجموعہ حسین چند کتاب ہین ۱۔ دیوان
۲۔ مثنوی عاشق صنم ۳۔ کھڑک بیان ۴۔ شجرہ قادریہ
کلیات صنعت۔ کلام شاعر مستند میان کریم الدین
صنعت۔
کلیات ناسخ۔ دو دیوان صفحہ اور حاشیہ پر نتیجہ بلندی شکر

بہرست مطلوب ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے
بہت معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب
دواوین اردو و کتب قصیدات نثر و چند کتب فسانہ نظم و درج کر کے
ی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

شیخ امام بخش شاعر مستند لکھنوی۔
کلیات آتش۔ طبع از سخنور نامی خواجہ حیدر علی آتش
لکھنوی حاضر ناسخ۔
کلیات نظام۔ کلام سخنور خوش فکر نواب محمد رفیع خان بہادر
کلیات تسلیم۔ جسکا نام تاریخی نظم ار چند ہو نتیجہ خوش فکری
زبان آور بلند خیال منشی میراشد تسلیم شاگرد حضرت شیخ و ہلوی
کلیات میر تقی۔ استاد مستند مسلم البتوت کا کلام بعد نظر
ثانی مکرر چھپا۔
کلیات ظفر۔ کلام الملک ملک کلام چار جلد ہین۔
کلیات مومن۔ جدید الطبع۔
بہارستان سخن۔ اسپین تین استادوں کا کلام ہی طرح
و ہمقافیہ غزلین۔ اشعج امام بخش ناسخ ۲۔ خواجہ
حیدر علی آتش ۳۔ ہمدی حسین خان۔ آباد بڑے معرکہ
کا مجموعہ ہے ہر ایک استاد نے زور طبع دکھایا ہے بہر گز
ترجیح بلا مرجع کننا زیبا ہے۔
دیوان گویا۔ از طبع زاد رسالہ دار فقیر محمد خان
گویا شاگرد خواجہ وزیر تخلص وزیر استاد
نازک خیالی۔
دیوان امیر۔ خرد و طبع زاد سید امیر الدین امیر۔
دیوان رند۔ مسیحی بہ کلدستہ عشق کلام نواب
سید محمد خان رند شاگرد خواجہ حیدر علی آتش۔
دیوان فدا۔ از موج فیضی طبع وقاد مولوی فدا
حسین وکیل عدالت دیوانی۔
دیوان غافل۔ کلام سخنور ہمایہ آتش و ناسخ
سورخان غافل۔
دیوان ذوق۔ از نتیجہ شکر سخن گویا خیالی

صفت مکر و مکرم و فضل خلافت و زین
بیتون مع بینان و بینان

کتاب

مطبع میهنی نوکشتار و کاغذ و مرکب
مطبع میهنی نوکشتار و کاغذ و مرکب

فغان کنی سواد شام دوزخ کای سبزه ای سبزه ای
 کزین دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ
 ای فغان کنی سواد شام دوزخ کای سبزه ای سبزه ای
 کزین دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ

صورتی تون کی عجب است کی قدر اگر خاکین ہو راه کو توشہ کا کرد فکر باغی تری با تھو نہیں چکل غیر مندی نو میگا پڑا خاک کے بستر پہ دے تاحشر ہرگز زبان پر تری آیا تھا کہ اوشع کیا جائی قیس یہ کیا دشت جنون اک ہم ہی نہیں بجز آلودہن جان	ہر جلدہ میں اک اور ہی جلوہ نظر آیا اے غافلہ نزدیک ہو روز سفر آیا آنکھوں میں میر دیکھ کر لو ہوا تو کیا آرام کی گھڑی کو جو جہتی میں دھڑکیا گلگیر تری سر پہ جو منہ کھول کر آیا جو خاک سراج بکروا نظر آیا جو آیا جان میں دے سوہ دے خیر آیا
--	--

میں شرم سے عصیان کو ہوا سر بکریاں
 جہوت خیال آیا اودھر کا ظفر آیا

اس دور پہ جو سر مار کر دیا کوئی ہوتا کس کا فلک اول و ستم کہ مرا اشک یہ دل ہی تھا نادان تری زلف بھرا بسل بھی جی جان باختر پڑا جی جانیا لاؤ کہیں کام آتا صبا گر یہ سہم ہم بھی گل تخت جگر آوا دے دیر	تو بستر راحت پہ نہ سوتا کوئی ہوتا اک آنکھ جھپکتی میں دے لو کوئی ہوتا یہ فنا پڑی خار نہ بوتا کوئی ہوتا پر میری طرح جان نہ کھتا کوئی ہوتا گردن جگر اشک سے دھوتا کوئی ہوتا یہ بھول جو بالونین پر دتا کوئی ہوتا
--	--

سنائی میں اتنا تو نہ بھرا تا ظفر میں
 دل گر جہ مرخے پاس نہ ہوتا کوئی ہوتا

فغان کنی سواد شام دوزخ کای سبزه ای سبزه ای
 کزین دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ
 ای فغان کنی سواد شام دوزخ کای سبزه ای سبزه ای
 کزین دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ دوزخ

کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
نہیں ہے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
نہیں ہے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
نہیں ہے جی تو دل میں جیسا کہ ہے

اب جو ہے تو تھا اوس جیسا کہ ہے
اب جو ہے تو تھا اوس جیسا کہ ہے
اب جو ہے تو تھا اوس جیسا کہ ہے
اب جو ہے تو تھا اوس جیسا کہ ہے

کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے

دور و سرزمین جو تباہ ہے ہو لیسب اعدا	اور دل آس کو عاشق زشتایا
دریے قتل نہیں میرے وہ قاتل دل	بیخ ابرو کو جو کھینچا تو ڈرایا ہوگا
بخیلا تو نہیں ہونے ہیں ظفر وہ برہم	
زلف کو ہاتھ کہن تو نے لگایا ہوگا	
زلف میں بل اور کاکل پر جم پیچ کا اوپر چڑھا	وہ ہوتی سرکش یہ ہوتی پر جم پیچ کا اوپر چڑھا
دلکچ پیچ و تاب الم ہے دو دجلہ پیچہ دم سے	دیکھ تو کیسا عشق میں جم پیچ کا اوپر چڑھا
پیچ سے وہ کرتا یاری باتیں اوسکی پیچ کی سا	کلیں گے پیچ سے کیا ہم پیچ کا اوپر چڑھا
دل تو کندہ نم میں بھینسا ہے جان اسیر دام بیا	عشق کے ہاتھوں ناک میں جم پیچ کا اوپر چڑھا
یار و حبیب اک پیچ بکریا ہا پھر پیچ کو میرے	ہو گیا اپنا اور ہی عالم پیچ کا اوپر چڑھا
دونوں طرف کو تار نظر کے کھینچے میں دل و نظر	خوب پیچگو نہیں یہ باہم پیچ کا اوپر چڑھا
سوت ڈاکر کھوکھ کا خم تو بھول گیا دہشتی اوس	یوں بڑا اوسٹ رستم پیچ کا اوپر چڑھا
زلف نہ کھل کر پیچ یہ مار پیچ میں لائی دیکو مارا	جوئی کھلی تو اور بھی دسم پیچ کا اوپر چڑھا
جگر نتھ پیچ او سے میرے گوندھ کا باندھا جوگا	دل نہ جانا آج سلم پیچ کے اوپر پیچ چڑھا
عشق ظفر کو گورکھ دھندا اوسکے کھو پیچ کوئی گیا	
ایک کھلا تو دوسرا محکم پیچ کے اوپر پیچ چڑھا	
اشک کا قطرہ فقط کیا صاف گوہر سانبا	بلکہ تخت دل یہ ہے یا قوت احمر سانبا
صبیہ گلشن میں آیامی کشتی کو کیا دگر	ہر گل لالہ جو ہے یکدست ساغر سانبا

کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے
کلیں گے جی تو دل میں جیسا کہ ہے

اوتق کی بایں سیلی من چو دکھیا چال	وہ مکتونیر ہول ل کا لفظا ہوا
توہر ای دل ناتوان دیکھ آہ کو مت چھوٹو	یہ عصا تیرے لیے ہنگام پیری کا
ات تری کشتے کا سوز دل کسلا مٹا بھی	گور براد کے رہا ہشتر ملک جلتا ہوا

اسے ظفر انجسم نہیں ہیں میرے تر آہ سے
سے مسکے سر سرے گنبد مینا ہوا

وہ بے حجاب جو کل پی کر یان تیرا پایا	اگرچہ مست تھا میں پر مجھے حجاب آیا
ادھر خیال مری دلیں زلفت کا گدرا	ادھر وہ کھاتا ہوا دل میں پتیا آیا
خیال کسکا سما یا ہے دیدہ دل میں	نہ دنگو چین مجھ اور نہ شب کو خواب آیا
تھارے نقش کت پاس کے بوسہ لینو کو	زمین پر سیاہ کے مانند آفتاب آیا
وہ رخ صفا ترا آئینہ رو پر وجہ کے	جب آیا شرم کی یان ہو کر غرق آیا
جب یا طرہ مشکین کا تیرے دلیں جبال	ربان پر بکروہن ذکر شکانا آیا

ترا سخن ہو طعشہ کہ سانسے تیرے
ہوے خموش سخنور کچھ جواب آیا

چشم من دنیا کو دیکھو اس بت گمراہ کا	مست آہونجھ میں کیا تیا لیری کاہ کا
کون کی میکش کی دعوت ہو رشتہ نہیں ہو	دیکھ کر مینا ملک کا اور سا غرامہ کا
حال کا جل نہ سمجھو اس نچھانکے قریب	آگیا ہی ہاتھ زنگی کو کنارہ چاہ کا
ککشان کا خط نہیں قیامت آتا ہو نظر	حکس خانوس فلک میں میری شمع آہ کا

نزل الفت میں مکتونیر ہول ل کا لفظا ہوا
توہر ای دل ناتوان دیکھ آہ کو مت چھوٹو
ات تری کشتے کا سوز دل کسلا مٹا بھی
وہ مکتونیر ہول ل کا لفظا ہوا
یہ عصا تیرے لیے ہنگام پیری کا
گور براد کے رہا ہشتر ملک جلتا ہوا

جب انکے آہوں کی آواز سن کر
یہ سنا تھا کہ وہ کہتا ہے
نہ دنگو چین مجھ اور نہ شب کو خواب آیا
زمین پر سیاہ کے مانند آفتاب آیا
جب آیا شرم کی یان ہو کر غرق آیا
ربان پر بکروہن ذکر شکانا آیا

اگرچہ مست تھا میں پر مجھے حجاب آیا
ادھر وہ کھاتا ہوا دل میں پتیا آیا
نہ دنگو چین مجھ اور نہ شب کو خواب آیا
زمین پر سیاہ کے مانند آفتاب آیا
جب آیا شرم کی یان ہو کر غرق آیا
ربان پر بکروہن ذکر شکانا آیا

چشم من دنیا کو دیکھو اس بت گمراہ کا
کون کی میکش کی دعوت ہو رشتہ نہیں ہو
حال کا جل نہ سمجھو اس نچھانکے قریب
ککشان کا خط نہیں قیامت آتا ہو نظر
مست آہونجھ میں کیا تیا لیری کاہ کا
دیکھ کر مینا ملک کا اور سا غرامہ کا
آگیا ہی ہاتھ زنگی کو کنارہ چاہ کا
حکس خانوس فلک میں میری شمع آہ کا

خاکساری کیلئے گرچہ نبایا تھا مجھے	کاش خاک در جانا نہ نبایا ہوتا
نشہ عشق کا گر طفت دیا تھا مجھ کو	نہ کا تنگ نہ پیا نہ نبایا ہوتا
دل صد جاں نبایا تو بلا سوسیکھ	رکت مشکین کا تر و شانه نبایا ہوتا
صوفیوں کی جوہ تھا لالین محبت تو مجھ کو	قابل حلسہ رندانہ نبایا ہوتا
تھا جلا نہ ہی اگر دوری سانی سے مجھ کو	تو چراغ درمی خانہ نبایا ہوتا
شعلہ حسن جہنم میں نہ دکھایا اوس کو	ورنہ بیل کو بھی پروانہ نبایا ہوتا
روز معمرہ دنیا میں خرابی ہو ظفر	
ایسی بستی کو تو ویرانہ نبایا ہوتا	
کون کیا رنگ اوس گل کا ایا ایا ایا	ہوا رنگین جہن سارا ایا ایا ایا
نمک چھڑو جو وہ کس کس کو دگر زمیز	نری لیا ہو کیا کیا ایا ایا ایا
صد جاں خلاوت کیا تھی اب تیغ قاتل میں	لب ہر خم کو گویا ایا ایا ایا
تھر و برق میں کیا فرق میں سمجھو کو دھیر	ہر اک شعلہ بھوکا سا ایا ایا ایا
بلا گردان ن سانی کا کہ جام عشق سے چھو	دیا گھونٹ ادھر اک ایسا ایا ایا ایا
مری صورت پرشی حق پرستی کو کون کیا	کہ اسے شور میں کیا کیا ایا ایا ایا
ظفر عالم کون کیا میں طبیعت کی روانی کا	
کہ سبہ دریا ہوا ایا ایا ایا	
تہے شہر قلم کو اسے جیب جولان کیا	ملک معنی کا قلم و یک قلم سیران کیا

کاش خاک در جانا نہ نبایا ہوتا
نہ کا تنگ نہ پیا نہ نبایا ہوتا
رکت مشکین کا تر و شانه نبایا ہوتا
قابل حلسہ رندانہ نبایا ہوتا
تو چراغ درمی خانہ نبایا ہوتا
ورنہ بیل کو بھی پروانہ نبایا ہوتا
روز معمرہ دنیا میں خرابی ہو ظفر
ایسی بستی کو تو ویرانہ نبایا ہوتا
کون کیا رنگ اوس گل کا ایا ایا ایا
نمک چھڑو جو وہ کس کس کو دگر زمیز
صد جاں خلاوت کیا تھی اب تیغ قاتل میں
تھر و برق میں کیا فرق میں سمجھو کو دھیر
بلا گردان ن سانی کا کہ جام عشق سے چھو
مری صورت پرشی حق پرستی کو کون کیا
ظفر عالم کون کیا میں طبیعت کی روانی کا
کہ سبہ دریا ہوا ایا ایا ایا
تہے شہر قلم کو اسے جیب جولان کیا
ملک معنی کا قلم و یک قلم سیران کیا

کاش خاک در جانا نہ نبایا ہوتا
نہ کا تنگ نہ پیا نہ نبایا ہوتا
رکت مشکین کا تر و شانه نبایا ہوتا
قابل حلسہ رندانہ نبایا ہوتا
تو چراغ درمی خانہ نبایا ہوتا
ورنہ بیل کو بھی پروانہ نبایا ہوتا
روز معمرہ دنیا میں خرابی ہو ظفر
ایسی بستی کو تو ویرانہ نبایا ہوتا
کون کیا رنگ اوس گل کا ایا ایا ایا
نمک چھڑو جو وہ کس کس کو دگر زمیز
صد جاں خلاوت کیا تھی اب تیغ قاتل میں
تھر و برق میں کیا فرق میں سمجھو کو دھیر
بلا گردان ن سانی کا کہ جام عشق سے چھو
مری صورت پرشی حق پرستی کو کون کیا
ظفر عالم کون کیا میں طبیعت کی روانی کا
کہ سبہ دریا ہوا ایا ایا ایا
تہے شہر قلم کو اسے جیب جولان کیا
ملک معنی کا قلم و یک قلم سیران کیا

جیت تک وہ تھا مجھ سے ہین سن لو طیبہ	کیا میرا علاج خفتان نہیں سکتا
ہاچشم مری چشم کی ہوا پر تو کیونکر	اس طرح وہ خونبارہ نشان نہیں سکتا
کیا جان بولا کیا ہی تراغزہ کہ جس سے	جان پر کوئی ای آفت جان نہیں سکتا
جیت تک تسلیم شہر غنقا کی بنائیں	تو پر ترا و صفت دیان نہیں سکتا
یہ نام تو عشاق ہین سب عشق میں لیکن	ابھ سا کوئی رسوا جہان نہیں سکتا

سودا کی محبت میں ظفر سود سے لیکن
جیت تک کوئی رسوا سے جہان نہیں سکتا

دیگر

آبلہ داغ میں ہو یہ سر سینا اونچا	کہ جڑا خانہ قائم میں نگینا اونچا
رفت جاہ کو ہر ہمت عالی درکار	ادب کو ٹھو کے لیو جاہ کو زینا اونچا
سر بلندی کیلئے فوق پر ہان عجز نہا	کیون نہ جھاک جا کہ ہو گنبد نہا اونچا
پوچھ پستی بلندی زما کی ہو یہ حال	کہ سر نہ ہو نیچا سر کینا اونچا
چشم کو سر میں ملی جا سب اعضا بلند	دیکھتے ہو مرتبہ مردم بنیا اونچا
گوش ز دینج دنی کی ہو مری کیا فریا	کہ نہایت ہی یہ سنتا ہو کینا اونچا

ہنستین ہو کے سردار کا منہلس کیونکر
اسے تھکت جا سے اونچ کا قرینا اونچا

وہ نہ آیا یا رلا کو یون تھا تو یون ہوا	اوسکا آنا میں بلا کو یون تھا تو یون ہوا
--	---

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text.

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text.

آتش دل کو بجھ نہ دوا غم کتنا جہنم سو
دیکھئے پھر کتنا مشابہ اگر اکاسمین کا اکاسمین

کوئی غزل پرانی جو نازان آنکے تیر ہی غزلوں کو ہو
شعر شاد و آؤ سکو طلق اکاسمین کا اکاسمین

ردیف الف جلد دوم

شایاں تر تولا از شد کہ اندر تباری	پہچانا ادا سے تو نے جسے کیجئے جان
بہشت باون میں دیکھو اوس کو شہر کو	جب سو کرنا بھی ان کو تھا ہوش مال
اگر دلتی دل آتش ز شامہ تیرے	گروں بہر اور زمین سر گل لالا
منہ سار جہ سے طرح مرگولہ تیر ہی لب	کیونکر یہ بکے گا کہ دے دے اس کا لالا
اگر تیری جھٹکس فرگات بیت کیش	لہریاں میں کیونکر تو نے دو عالم ترویا
تیر سے رخ روشن کو بقصور دہشتہ	سچہ کلمہ نامہ یک میں عاشق کا اولا
جہان کی شکل جان مرثیہ ہو گیا کماندار	تیرا پنا اگر تو نہ مر تو دل سے نکلا
ہر خار بیابان ہر موتی سے پر رستا	جسے چوٹ لڑے دشا ہر مرغیوں کا چالا

باز در محبت میں نہ دل پہنچ تو پانا
کب جاتا سے ہاتھ او سو تیرے پیچ والا

ہزار طرح سے کھولا وہ دل ربا تہ کھلا	میں نہ کھانا کچھ اوس کو مرعا کھلا
لب جراحت دل تیرے ساتھ تامل	اگر کھلا ہو تو ہرگز کب نہ عاتہ کھلا
میں میں جا اگر جہ نہ غم کی کھولی	پراپنا عشق دل بخشو نہ صبا کھلا

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the left margin.

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the bottom margin.

اور اگر اس سے کم نشیمن سے ملے
 پھر جگہ نہ رہی ہے خبری سے بار
 دل پہ لگا کر سے اور شکستہ می مار
 شوق بردار تو ذیل پر سے ملے
 تہمتہ نظر سواں کبک درمی سے مار
 او شکر لب ہمیں اس شکاری فر مار
 انکو آواز تری بی اثری فر مار

اور اگر اس سے کم نشیمن سے ملے پھر جگہ نہ رہی ہے خبری سے بار دل پہ لگا کر سے اور شکستہ می مار شوق بردار تو ذیل پر سے ملے تہمتہ نظر سواں کبک درمی سے مار او شکر لب ہمیں اس شکاری فر مار انکو آواز تری بی اثری فر مار	میرا تو بہ تری عشق گری فر مار مریمین توئی سجا و خبرهای ستم پیر کر ستم جو دکنیا ستم اپنا چوڑا تو بہ پیر کر کچھ کچھ نفس میں صیاد ہسری کی تری رفتار جو جب قندرف الہ تیر زلب شیرین پہ در ہر حال چہ بھی ہو تو اور تیر تو مراد ہمیر
--	---

عشق صبح کو عرف بون چن طفر تیرا سیا تری آہ تری سے مارا
--

وہ فراسب اسیمین تو ذیل پر سے ملے راہ گرد دل کو کدورت جو صفا می ہے اور صفا کیا پایا رہائی میں جگہ کوئی چھوڑ کر گیا تو لڑائی میں آواز عاشق کو کیا کیا رسائی میں و ترس و درد کیا ہر درد زاری میں تیرا شگاہ رہا یا جہ سائی میں آج ہر سوخ تجھ سے با تھا پائی میں	کیا کہن ہو کیا بون کی آسانی میں آشاں میں تو جسے ہو باندھا جاسکے گلشن ملک و گرنہ ہم دیوان پتھر ہر نام کو تو ملے کل کر اختیار بعد تو میں مدائی کر و امید حال کچھ تو ہو زار میں تاثیر سے میں مسدود و مجنوں کو کیا مر کو بے قرار پتھر تو میں لگا کر تو دست و پا
--	--

اور اگر اس سے کم نشیمن سے ملے
 پھر جگہ نہ رہی ہے خبری سے بار
 دل پہ لگا کر سے اور شکستہ می مار
 شوق بردار تو ذیل پر سے ملے
 تہمتہ نظر سواں کبک درمی سے مار
 او شکر لب ہمیں اس شکاری فر مار
 انکو آواز تری بی اثری فر مار

دل سے نکلا ہوا ہے اس لئے کہ اس نے اپنے دل میں
 ہر شے کو اپنے لئے رکھ رکھا ہے اور ہر شے کو
 اپنے لئے ہی چاہتا ہے اور ہر شے کو اپنے لئے ہی
 چاہتا ہے اور ہر شے کو اپنے لئے ہی چاہتا ہے

کہ در تن ہواں منیر و گوشت بکشتی جو	مری وارہ سکی ظاہر میں نی گزہوقی کو
طیبہ وصل بن ممکن نہیں آرام عاشق کو	مریض عشق کی صدا ہوا دانی گزہوقی کو

نچوڑی اوس بت کا فر کی ہرگز دوستی میں	ظلم دشمن مری ساری خدائی گزہوقی کو
--------------------------------------	-----------------------------------

حرف اوس پہ آؤ جو ہو تحریر کا سا نچا	جھوٹا ہوتا ہرگز کبھی تقریر کا سا نچا
وہ صلتا ہر سدا اس کے جو یہ آہ کا مصرع	کیا دل جو تری عاشق دلیگر کا سا نچا
وہ تیا جو لب زخم جگر میرا گواہی	ہے ہاتھ پڑا یا رکی شمشیر کا سا نچا
وہ حال تجھو سا نچو میں ہوا عالم تصویر	ہے قدرت صانع تری تصویر کا سا نچا
کی آہ و فغان دل ذہبت عشق میں لکھ	وہ عوی نہوا ایک کی تائیر کا سا نچا
یہ شمع اسی سانچے میں دھلتی ہمیشہ	ہے سینہ مرا ناں مشبک کا سا نچا

سانچا ہے ظفر پر مرا جگو یقین ہے	ہر قول تو واسطہ مرے پر کا سا نچا
---------------------------------	----------------------------------

جو دلیگو کا کل زلت و تانے بھٹایا	تو جان غمزہ ناز ادا نے بھٹایا
بہار دیکھ کے اپنی رانہاں تھا گل	لگا با الیسا طہانچہ صبا کے بھٹایا
کہا تھا بلوسون ذہبت عشق کا دوی	لگا دینے تری ظلم و جفا نے بھٹایا
لگایا دھڑکڑ کو اگر کہنیہ ذہبت	تو اسکو خوب ہی اس ذہبت بھٹایا
اوٹھا دگرتی میں ہر بت پکھیاں بچا	مریض غم کو طیبہ دوا نے بھٹایا

جان میں منور ہے اس لئے کہ اس نے اپنے دل میں
 ہر شے کو اپنے لئے رکھ رکھا ہے اور ہر شے کو
 اپنے لئے ہی چاہتا ہے اور ہر شے کو اپنے لئے ہی
 چاہتا ہے اور ہر شے کو اپنے لئے ہی چاہتا ہے

بہاؤ شاہ گویا کلم میں دریا
بھری ہوں ہزاروں اگر تم میں دریا
کہ ہر موج سے در تسم میں دریا
کہ اس دشت جشت رہ گم میں دریا

کون کیا طبیعت کی اوسکی دانی
بگھی آگ اوس کیوں دلی نہ پیر
مگر دیکھا دریا پستہ نگوشت
سرور پانوں کا آباؤں یہ ان دور

اوسکی یادوں کے جا کر میرا قہر دیدیا ہوتا
لیکھتا تھا ترا کیا سرخرو میں بین ہو جاتا
نہو تو تجھ سے تم سینہ سینہ ہوس کے مہیتر
گوار شربت دیدار دنیا گرنہ تھا تجھ کو
بھری میں جاب خط کے مارا کیوں مجھ کو
لگاتا خضر کیوں آب بقا کو شہ اساقی

اگر تم نے اوس سے سلو تھا کر دیدنا ہوتا
علم کرتیخ کو سو یا اوس قاتل کا ہاتھ دھوا
رہا کچھ بن یہ عالم رات دلی بفرار کا
جفا شطوری اوسکو دغا دتور ہوا

بہاؤ شاہ گویا کلم میں دریا
بھری ہوں ہزاروں اگر تم میں دریا
کہ ہر موج سے در تسم میں دریا
کہ اس دشت جشت رہ گم میں دریا
کون کیا طبیعت کی اوسکی دانی
بگھی آگ اوس کیوں دلی نہ پیر
مگر دیکھا دریا پستہ نگوشت
سرور پانوں کا آباؤں یہ ان دور
اوسکی یادوں کے جا کر میرا قہر دیدیا ہوتا
لیکھتا تھا ترا کیا سرخرو میں بین ہو جاتا
نہو تو تجھ سے تم سینہ سینہ ہوس کے مہیتر
گوار شربت دیدار دنیا گرنہ تھا تجھ کو
بھری میں جاب خط کے مارا کیوں مجھ کو
لگاتا خضر کیوں آب بقا کو شہ اساقی
اگر تم نے اوس سے سلو تھا کر دیدنا ہوتا
علم کرتیخ کو سو یا اوس قاتل کا ہاتھ دھوا
رہا کچھ بن یہ عالم رات دلی بفرار کا
جفا شطوری اوسکو دغا دتور ہوا

بہارِ جہان میں ہر شے کی جگہ ہے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے

میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے

رفع بے بادہ نہ مستون کی گری عابر	کب بچتا ہو یہ شہ آب گنگا آگ کا
سے خدا جانے یہ میری آہ سوزان کی	آسان یہ ایک لگتی ہو اڑنگا آگ کا

ارتی سے بہر وقت کی جو درخشاں فوج رنگ	
رنگ سے ہتھیار پاس سے تلنگا آگ کا	

عارض کا صاف رنگ ہو گل میں آگیا	رلفون کا سج و خم تر و سنبھل میں آگیا
کس چشم پر چمار کا ساقی پڑا تھا عکس	جس سے کہ یہ نشان قلعہ مل میں آگیا
کب تک گردن میں صبر کہ در و قراں سے	بہر وقت میرے صبر تل میں آگیا
کیا شعلہ و شرار میں کیا تہر و مامہ میں	جلو و ترا تو ہو نظر کل میں آگیا
دیکھا مجھ یہ توڑ اور اٹھکونین میری	آہر گویا تیرے تنہا قل میں آگیا
کامل میں تنگ آیا تو زلفون میں آیا	زلفون میں تنگ آیا تو کامل میں آگیا

جلدی سے قاصد و نکی ہوا کچھ نہا و خفس	
وان سے جواب خط کا تامل میں آگیا	

شمع کا دائع جگر سے نیرم میں کیا گل نما	بالک اوسکا وود دل بھی مسہر بل نما
دیکھ پھر آخر خزان کی کوئی دن ہو یہ مینا	اس میں میں آشیان اپنا لہر بل نما
ملکیا دریا میں جب تپڑہ تو دریا ہو گیا	خروج و رطل میں ہوا گم خبر سو گل نما
میں نہ ہو کشن ہون کہ میری خاک کی پٹی مر	یاسکو سے بنایا کوئی جام مل نما
دل کا زنجیر ملا کی جھوٹا مشکل ہوا	جب وہ شہاست زدہ دانی کا گل نما

میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے
میں نے ہر شے کی جگہ سے ہر شے کی جگہ سے

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation from the previous page, written diagonally across the top of the page.

ماٹک کی کی لیکر ہر رات سویرا دیکھا دور سا غریب میں گزری ہیں جن جو ابلق چشم کی اندری تیرے شونی دل کو چٹا مری ناخن کو خراشوں تمام خط مراد کچھ لیا ایک فدا بستہ تو کیا حلقہ لنت کو تم بچ نہ سکے حضرت دل ہم سے غریب زردہ ٹھہری نہ ٹھکانا کہیں خاک مجھوں نے کیا وادی وحشت میں مقام	کو چہ زلف میں دیکھو بھی اندر پیرا دیکھا ساتھ اودھ کو جو منہ صبر کو تیرا دیکھا کہ دیل الیسا نہ کوئی بھی پھیرا دیکھا ہتر اس ست خون سے نہ چیرا دیکھا عرف مطلب کوئی غریب سے میرا دیکھا اس بلاؤ محققین کس طرح گھیرا دیکھا لے تے سب جانوروں کو بھی لیرا دیکھا کہ باگوے کو سو کوئی نہ ڈیرا دیکھا
--	--

ہم نہ کہتے تھے ظفر ج نہ دل اوس کے ہاتھ نا پسند اوس نے کیا لیتے ہی پیرا دیکھا

اویں نہیں پیرا سو کہ زمین کو لی پھر کیا نقیرا دیار ہو جاؤ گا میں تیری محبت میں پر کچھ پر جو ہری کی مول لیتو کاسین موتی لب لبکوں کو تیری لیکھا بوسہ کر لب ساغر ہلاؤ دنگا جہاں کو دیکھنا زری زمین میں بھی جو تو بڑی شیشہ دم تختہ مار کر تھیر	دہن کو بوسہ بھی لب کو لب دھڑکیا زمین تکیہ کے خاطر پاس سے گھر کی لیتو گا ڈروں ان سے میں تیری مقابل کر کی لیتو گا تو میں اس بادہ کش بوسہ تری ساغر کی لیتو گا ذرا جو کر دھ جو ہاتھوں سے دل مضطر کی لیتو گا تو بڑی زمین کسین اوس کے اس پھر کی لیتو گا
---	--

کر دنگا کچھ میں جا کر ظفر کیا گرنے کا ڈھب تو بوسہ اوس بت کافر کے شک کے لیتو گا

Handwritten text in Urdu script, continuing the poem or narrative, written diagonally across the bottom of the page.

منت کش مریم چون مجروح ازل کے گرمی سے مر خون جراحت کے عجب کیا وہ زخمی شہید حوادث ہو کہ جسکو زخم دل عاشق کی نہ سوزش میں کی پروردگار کو تڑپیں سے غرض کیا سر زخم	دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا
--	--

پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر
سے مر سیم غمخواری احباب کا پیا پیا

تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم	کبھی اُس نے میں اپنا نہیں جوئی دیکھا سارابش میں چھپا اک نہ روشن دیکھا ہمنے ثابت نہ کبھی حسیب دامن دیکھا کشش دل کا اثر اوجت پرفتن دیکھا سنگ ستر کو کیا سنگ فلاحن دیکھا کبھی ایسا نہ برستے ہو و سادون دیکھا اے صبا تربت مجنوں نہ نہ روشن دیکھا تغریہ سگان میں بھی ایسا نہ شیون دیکھا
--	---

راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا

دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا
اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا
یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا
پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر
سے مر سیم غمخواری احباب کا پیا پیا
تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا
تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز
جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا
گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم
راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا
دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا
اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا
یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا
پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر
سے مر سیم غمخواری احباب کا پیا پیا
تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا
تو ہو چسبہ کرا و دست خون دست انداز
جتنا تو ہوسر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا
گردش چشم تری وہ ہو کہ جسے اے سونخ
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم
راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے
 وہ حال دل جو سنی گوشہ دہی تو کیسے

خبر نہیں کہ کما اوس کے تو نے کیا نہ کما مگر کبھی نہ کما تو نے مرجانہ کما بلا سے گرنے کما میں مدعا نہ کما وگرنہ کہنے سے کچھ فائدہ کما نہ کما	کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے وہ حال دل جو سنی گوشہ دہی تو کیسے
--	---

ہم اوس کی بات سے قائل ہیں اے ظفر جو بھلا کیا ہے سہ سے اوس کے پُرانہ کما	
--	--

کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشید نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ مست مگر ترا جو را نہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا پھندا نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا	عالم تر چپ رہنے کا عقد نہیں کھاتا جب تک ہو دم مٹو رخ زرد نہ غما اوس مست و ناز کی اسیر تکمین کھلتا نہیں احوال پریشانی دلا بند لکھنوی جاتی ہنشتاق کی ہے جو اسکو پڑھا تو میں دجہا کہ نہ میں کام کے پھر نائن مدیر ہمار کیا منہ ہی کہ ہو خبر قائل کی شکایت
---	--

یاں آذ کمان سون کمان جانیکے یاں سے حیران میں غلط ہر یہ سقا نہیں کھاتا	
--	--

پاس غرض سے تروکان کا گوہر چکا دن دیلو زخو شید میں اختر چکا	
---	--

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے
 وہ حال دل جو سنی گوشہ دہی تو کیسے
 خبر نہیں کہ کما اوس کے تو نے کیا نہ کما
 مگر کبھی نہ کما تو نے مرجانہ کما
 بلا سے گرنے کما میں مدعا نہ کما
 وگرنہ کہنے سے کچھ فائدہ کما نہ کما
 ہم اوس کی بات سے قائل ہیں اے ظفر جو
 بھلا کیا ہے سہ سے اوس کے پُرانہ کما
 کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا
 ہر ایک پہ راز دل مشید نہیں کھاتا
 وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا
 جب تک کہ مست مگر ترا جو را نہیں کھاتا
 کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا
 خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا
 جب تا محبت ہی کا پھندا نہیں کھاتا
 یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
 عالم تر چپ رہنے کا عقد نہیں کھاتا
 جب تک ہو دم مٹو رخ زرد نہ غما
 اوس مست و ناز کی اسیر تکمین
 کھلتا نہیں احوال پریشانی دلا
 بند لکھنوی جاتی ہنشتاق کی ہے
 جو اسکو پڑھا تو میں دجہا کہ نہ میں
 کام کے پھر نائن مدیر ہمار
 کیا منہ ہی کہ ہو خبر قائل کی شکایت
 یاں آذ کمان سون کمان جانیکے یاں سے
 حیران میں غلط ہر یہ سقا نہیں کھاتا
 پاس غرض سے تروکان کا گوہر چکا
 دن دیلو زخو شید میں اختر چکا

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں تھیں
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے
 وہ حال دل جو سنی گوشہ دہی تو کیسے
 خبر نہیں کہ کما اوس کے تو نے کیا نہ کما
 مگر کبھی نہ کما تو نے مرجانہ کما
 بلا سے گرنے کما میں مدعا نہ کما
 وگرنہ کہنے سے کچھ فائدہ کما نہ کما
 ہم اوس کی بات سے قائل ہیں اے ظفر جو
 بھلا کیا ہے سہ سے اوس کے پُرانہ کما
 کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا
 ہر ایک پہ راز دل مشید نہیں کھاتا
 وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا
 جب تک کہ مست مگر ترا جو را نہیں کھاتا
 کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا
 خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا
 جب تا محبت ہی کا پھندا نہیں کھاتا
 یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
 عالم تر چپ رہنے کا عقد نہیں کھاتا
 جب تک ہو دم مٹو رخ زرد نہ غما
 اوس مست و ناز کی اسیر تکمین
 کھلتا نہیں احوال پریشانی دلا
 بند لکھنوی جاتی ہنشتاق کی ہے
 جو اسکو پڑھا تو میں دجہا کہ نہ میں
 کام کے پھر نائن مدیر ہمار
 کیا منہ ہی کہ ہو خبر قائل کی شکایت
 یاں آذ کمان سون کمان جانیکے یاں سے
 حیران میں غلط ہر یہ سقا نہیں کھاتا
 پاس غرض سے تروکان کا گوہر چکا
 دن دیلو زخو شید میں اختر چکا

و از زبان کردیا قانع لیکن اوسیه بھی
وانه گستره طاف جنت بین آدم کما گما

کہتے کہتے نا صحت تیرا تو بھیجا گیا
و نہیں وہ پھر واپس نہ آیا کہ کڑھو جا
چاہتے تھے ہم یہ دوست کہ کس خیال
دل کے لئے تھے وہ انشا کہتے کہ

اور سنتے سنتے اب میرے کایا ایک
تو اگر جراح کتا ہو گئے جا پک گیا
خواہ وہ ہندم بجا کتا خواہ بجا پک گیا
اب نہیں کیا رہا پھر کو بجا پک گیا

عبد مہدی اپنا طرف خام تھا اور ستر تلخ
آتشِ عمر سے پکانے کو جو بھیجا یک گیا

گرچہ وہ خیر بخت آکر مکان پہنچ گیا
تب چڑھ گیا زرگرمی سے سواخورشید کو
ابوالدوس نے بھی کیا تھا اوسے اقرار و وفا
جب ہلی شرکان تمھاری ایک خیر سائین
بجھ سکا سوزِ جگر میرا نہ بوش کرے
تو ہم دکن بھی لائے شین لائیں گے ہم

موت کا پڑوا لیتے آ کر زبان پر پھر گیا
 انا لہ سوزان مرا گر آسمان پر پھر گیا
 لیکن اس اقرار سے وہ امتحان پر پھر گیا
 یان گلو و عاشق آرزو جان پر پھر گیا
 گرچہ اس طوفان کے پانی اک جہان پر پھر گیا
 گر یہ ہو کر شیفۃ اوس دستان پر پھر گیا

دیر کیا اور کعبہ کیا و ذنون کے دل میرا ظفر
پہونچتے ہی اوس صنم کے آستان پر بھی گیا

نادر کا بھیداری کی زبان عیاں کی گئی ہے

خدا آگاہ ہر دل کی خبر داریسے ہاتھ آیا

[illegible]

(۱۰)
 گر زنجیر سگانه از زنجیر نگاه
 و کجاست نیز خورده شکار او شکست
 رکھ ما تھدی نہ جاوے سے ستر
 سانی بلا کہ باطل ہے یہ طرح
 بھڑے ہی طرح یہ باور ادھکے
 آگے تو تلخ سانی نہ آگے ستر
 شعلہ کوک بات تو میری نہ بہن
 تیری بات تو میری نہ بہن
 اس پرانی شعلہ بھی ان
 ستر جاکے ہی ستر

[illegible]

[illegible]

دست پامین جو لگا تو ہوں اپنی منہری	کیا نہیں جو کسی عاشق کا نگار املتا
ہو تو پیدائش میں ہاں مار سکا سنبل	ہو جان خاک میں دس لکھ کا مار املتا
دست دیا مارے میں گرمہ طغریں لیکن	نہیں دریا محبت کا کنار املتا
ہو گا کیا دشمن اگر سارے جان ہو جائیگا	جب کہ وہ بڑے ہر پیر مرہبان ہو جائیگا
گر ہوا اس آہ سوزان کوئی شعلہ بلند	دیکھ لیتا خاک جل کر آسمان ہو جائیگا
اے پیر واپنی صورت تو دکھائیگا جس	صاف وہ حیرت زدہ آئینہ سان ہو جائیگا
وہ جو دل میں لگ ہی آئے پھر کی نہیں	چشم تر سے گرمہ اک دریا روان ہو جائیگا
دیکھنا او پس نیکو لکڑی کو کیونکر جاننا	لکڑی تو نیکو دل مرسل گمان ہو جائیگا
اے خون تیری نسبت نام میرا آخرش	دشت میں ہر خار کے درد زبان ہو جائیگا
باز آس و نشتانی سے کہیں چشم نہ	دیکھ میرا ز دل سب پر عیان ہو جائیگا
اے تامل کش کی تو نے اگر آذین پر	کام اتیر تیری عاشق کا بیان ہو جائیگا

کرتے ہیں دعویٰ محبت کا جو اس سفاک کی
انے خلف را کہ روزِ او کا امتحان ہو جائیگا

<p> ہمارا ادھکا ہو جس دم مقابلہ پڑتا فراق یار میں ہو دیگی زندگی کیونکر یہ سوز دل سے مرا شک گرم ہے کہ جہاں نساتے نالہ پُر دروہم اگر اپنا </p>	<p> نہیں کلام کا غیر و نکاح و صلا پڑتا کہ پیچھے جان کے یہ غم تو ہو بلا پڑتا بدن پہ گرتا ہے وہاں ایک ابلتہ پڑتا تو بابا ابھی صیاد بلبلا پڑتا </p>
---	---

بیان ایک بھی اور
 کیا ہے میں محبت کے اس قدر
 مگر زاریں سے منع ہو کر اب بھی
 چکر لگتا ہے وہ تھک رہی ہے
 چکر لگتا ہے وہ تھک رہی ہے
 چکر لگتا ہے وہ تھک رہی ہے
 چکر لگتا ہے وہ تھک رہی ہے

تو بھی سودا نہوا کر زلف پریشان منگا	تیرے اک تار کی قیمت میں دون چمن و تما
کیا ہوا اگرچہ بکا لعل برنشان منگا	روبرو اوس لب پان خوردہ کچھ مال سنن
نہ کہوں میں کہ کیا تو ذریعہ پیکان منگا	جان تک بھی تو اگر دیکر اوسے ڈا پرل
سین مندی سے سوانحون شہیدان منگا	کو تامل سے کر کے ہاتھ لہو سے رنگین
ایک کوڑی یہ بھی ہوا اب رطلطان منگا	کر دیا آنسوؤں ذمیر سے ہاتھک ڈا آب

گر ظفر ایک نگہ پر تیرا ہو جاوے غلام
چھوڑ پوست کہ نہیں چمکے یہ انسان منگا

نظرون میں ہوا بطل گراں بھول سے ملکا	ساتی ہو نشہ آنکھوں میں مہول سے ہلکا
گربات کو اپنے نہ کرے طول سے ہلکا	ہر بات میں تو ایک بھی ہوا لاکھ سے بھاری
ہو گا نہ گدھایہ کبھی اس جھول سے ہلکا	ہے جاتہ کلفت کا پسندیدہ حق
اب کوئی نہیں اس سے پرسنول سے ہلکا	اچھا کیا تیرے ذمے تن سے اتارا
یہ بوجھ و دنیا کے ہو مشغول سے ہلکا	خیر تارک دنیا ہو جس سے سبکدوش
خط ڈاک میں اندیشہ محمول سے ہلکا	صرف نہیں کاغذ کا لکھتے ہیں وہ

وہ تیا میں طمع جو ہے گرا تبار جہالت
کب ہوتا ہے وہ مردم معقول سے ہلکا

بلا سے کچھ بھی ہوتا لیکن اوپر بات پرجا	نہ تھا وہ آؤ کچھ بھی قابورات پرجا
جہان میں تسلک یہ دیکھ کر برسات پرجا	اگر ہم رو کر یازو نہ اپنی اشکباری کو

سودا نہوا کر زلف پریشان منگا
کیا ہوا اگرچہ بکا لعل برنشان منگا
نہ کہوں میں کہ کیا تو ذریعہ پیکان منگا
سین مندی سے سوانحون شہیدان منگا
ایک کوڑی یہ بھی ہوا اب رطلطان منگا
گر ظفر ایک نگہ پر تیرا ہو جاوے غلام
چھوڑ پوست کہ نہیں چمکے یہ انسان منگا
نظرون میں ہوا بطل گراں بھول سے ملکا
گربات کو اپنے نہ کرے طول سے ہلکا
ہو گا نہ گدھایہ کبھی اس جھول سے ہلکا
اب کوئی نہیں اس سے پرسنول سے ہلکا
یہ بوجھ و دنیا کے ہو مشغول سے ہلکا
خط ڈاک میں اندیشہ محمول سے ہلکا
وہ تیا میں طمع جو ہے گرا تبار جہالت
کب ہوتا ہے وہ مردم معقول سے ہلکا
بلا سے کچھ بھی ہوتا لیکن اوپر بات پرجا
جہان میں تسلک یہ دیکھ کر برسات پرجا
نہ تھا وہ آؤ کچھ بھی قابورات پرجا
اگر ہم رو کر یازو نہ اپنی اشکباری کو

جہان میں تسلک یہ دیکھ کر برسات پرجا
نہ تھا وہ آؤ کچھ بھی قابورات پرجا
اگر ہم رو کر یازو نہ اپنی اشکباری کو

دل میں اداسی کی مثال گلشن کا شبنم ہونا
 سینہ پر دھن کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا
 دوستی کی لذت کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا
 اپنا بیگانہ ہونا اور دوست ہونا گلشن کا شبنم ہونا
 اپنی دنیاوی پیکیا کی ناز و نیاز گلشن کا شبنم ہونا
 دوسرے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 توڑنا کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 ہم کو لڑنے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 ہمارے ہر لمحہ کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا

جانی کا دل کو غم سے نہیں اور غم مجھے	عارت بیا کر پذیر و مال ہو گیا
زنگ شفق نہیں جو کئی مگر فلک	گرم غضب ہوا سو جو متھ لال ہو گیا
عاشق ہوا جو یار کے طرز حرام پر	آخر کو رفتہ رفتہ وہ پا مال ہو گیا

دقت نثار و روی مصفا پر یار کے	عکس اپنی مردان کا طمع حال ہو گیا
-------------------------------	----------------------------------

کدورت دل میں ہے ظاہر ہفتائی گر ہوئی تو	ملا پاؤں ہو اتو کیا جدائی گر ہوئی تو کیا
ارحمت آشنا و پھر وہی نا آشنا ہوئے	کیسی متو دو دن آشنائی گر ہوئی تو کیا
نمایا جو عین جنو اینھن سجدہ او کیو ہو	تو کس سنگ پر چہ سبب سائی گر ہوئی تو کیا
جوانی کی قوت کوئی رک سائی جو پتی	کسی تیر پر حاجت بردائی گر ہوئی تو کیا
لڑاؤ جاتو ہیں وہ آنکھ دیکھو بے عمر و شو	مری اس بات پر ادنیٰ لڑائی گر ہوئی تو کیا
نہیں پرواز کی عیاد بال و پر کی طافت	نفس سے ہم اسیر ونگی رہائی گر ہوئی تو کیا
رہی چاہی جب گز نہ کچھ شکر و شہائی	بھلائی گر ہوئی تو کیا برائی گر ہوئی تو کیا
پہنچ سکتی نہیں یاد اداس فوش کا	فلک تک آہ کو میری رسائی گر ہوئی تو کیا

نہ جھوڑی اداس بت کافر کی ہر گز دوستی نہیں	خلف دشمن مری ساری جدائی گر ہوئی تو کیا
---	--

جب آکے میری قتل کو قاتل آگیا	بمضطر ہوئی یہ سننے قضا و لگ گیا
آنا لڑو یوں فلک سہر و آہ گون	جیسے ہو جام نہ ہر ماہ ل اولٹ گیا

دل میں اداسی کی مثال گلشن کا شبنم ہونا
 سینہ پر دھن کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا
 دوستی کی لذت کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا
 اپنا بیگانہ ہونا اور دوست ہونا گلشن کا شبنم ہونا
 اپنی دنیاوی پیکیا کی ناز و نیاز گلشن کا شبنم ہونا
 دوسرے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 توڑنا کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 ہم کو لڑنے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 ہمارے ہر لمحہ کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 سرگنا تیر اسکے شبنم میں مر چکا ہے
 جہاں کوئی کو میری ایک وین بیک
 رو کو ہم نے یہی سیرت شریون بیک
 حلقہ گردا بیا بیا تیرا چہ تیرا
 نے آکر نہ تیرا چہ تیرا چہ تیرا
 دل خدا جاتو تیرا چہ تیرا چہ تیرا
 پر کیا پائی مریا لوں کی بیک
 پڑ گیا پائی مریا لوں کی بیک
 پڑ گیا پائی مریا لوں کی بیک

دل میں اداسی کی مثال گلشن کا شبنم ہونا
 سینہ پر دھن کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا
 دوستی کی لذت کی پھولیں گلشن کا شبنم ہونا
 اپنا بیگانہ ہونا اور دوست ہونا گلشن کا شبنم ہونا
 اپنی دنیاوی پیکیا کی ناز و نیاز گلشن کا شبنم ہونا
 دوسرے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 توڑنا کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 ہم کو لڑنے کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا
 ہمارے ہر لمحہ کی دیکھا صورت گلشن کا شبنم ہونا

جلا دیگا جانا کو دیکھ لیا یہ دل سوز
خطر رسا کو تیری جو دیکھا اے گلستان
ہوتی کچھ تو دل بس کی انہی صورتیں

جلا دیگا جانا کو دیکھ لیا یہ دل سوز
خطر رسا کو تیری جو دیکھا اے گلستان
ہوتی کچھ تو دل بس کی انہی صورتیں
دل زخمی سے اسے ناول دل و زکوہ
اگرچہ کھینچنا تھا انہی طرف دشوار پر کھینچنا

لب نازک پہ نہیں رنگ مٹی کا وہ
رخ خورشید پہ چہرہ بیار آن نقاب
آپ گر یہ میں ہمار فلک تیلی خام
سرمد آلودہ تراشک نے خطر جہر دل
ہر مہمان پر وہ حکمت میں صاف آب نقاب
لکھا شکار کے شخون کا اشاہ میر

دل زخمی سے اسے ناول دل و زکوہ
اگرچہ کھینچنا تھا انہی طرف دشوار پر کھینچنا

لب نازک پہ نہیں رنگ مٹی کا وہ
رخ خورشید پہ چہرہ بیار آن نقاب
آپ گر یہ میں ہمار فلک تیلی خام
سرمد آلودہ تراشک نے خطر جہر دل
ہر مہمان پر وہ حکمت میں صاف آب نقاب
لکھا شکار کے شخون کا اشاہ میر

سے فلک طرف اس دہ جگر سے میری
طرف جام زر خورشید پہ بنا اودا

سر و مہری کی تری دل پر ایسا کھنڈا
پیش دل منو کم گرچہ میرے سینے پر
عمدہ کھانڈ سے یہ گرمی جو کہ جی چاہی
پیکے جو کیونکہ نہ موار ہو اوار می کو

کہ سپنا بھی بدن پر م آیا کھنڈا
رکھی مندل میں لونی رنگ کے کھنڈا
پانی اسوقت پلا ڈ کوئی کھنڈا
جائیں مہر امین کہ ہر وقت سحر کا کھنڈا

[illegible]

ملا یاد دل سے بادل نہ لگے کر دیکھو کہ سا
ترہ دامنِ چشم کے مر رہا ہے تر تبت

یہ پہلے پہل سے چھوڑ کر تمہارا
نیم چھوڑا ہے دیکھو دامن چھوڑ کر تمہارا

مظفر نے آستان چھوڑا نہ اسے پریشین تیر
رہا دوسرے تیرے دربان وہ کھڑکار کر کھڑا

نہ تحقیق ایک مرگ عاشق و لگیر کا دن تھا
 ہوا کہ رشتے کھو تو یہ مینا حجاب آسا
 بہت تھا نار ہمو آج اپنی سخت جانی پر
 ہوا جس روز یہ مہنون تھا اس چشمِ مفتین پر
 نقطہ کیا زلفت تھی اسکی اندھیری رات تھر تھر
 پہونچنا چاہی تھا جلد کج جان بلب تھا میں

کوئی تبتلا تا جمعرات کوئی بیکار دن تھا
یہ روزا بر بھی ساتی عجب شیر کا دن تھا
میان یہ امتحان برش تہمیشہ کا دن تھا
وہی دن اس دل ہلوانہ کی تدبیر کا دن تھا
رخ روشن بھی تو اوس عالم تصور کا دن تھا
نہیں یہ آج احمد عیسیٰ تاخیر کا دن تھا

کما جو جاہا اوسزا اور کچھ منہ سے بولے کم
 رہی خاموش کیون اب انی ظفر تقریر کا دن تھا

دہ نہ ہی مومین نہ ہو وہ مہر پرستی میں نہ
 دل گرفتہ ہی بزرگ غنیمت رہنا خوب ہے
 خاک اورانی تھی اورانی ہمیں مثل کر دیا
 ہر شکر خیز تو شکرگان کے مجروحوں کے بوجھ
 دیکھ کر کیا ابر باران سا قیام دیکھ کر کیا

بونگاہ مست سانی کی ہستی میں مرا
 منسکے پایا گل نے کیا گلزار ہستی میں مرا
 نے بلندی میں اور ایا کچھ نہ رہتی میں مرا
 کیا ہر زخم کاری تیغ دوستی میں مرا
 مے کے پنو کا ہر اس بلی ہستی میں مرا

اور وہاں بند اپنا آنا جانا ہو گیا
کیونکہ اپنا ہی دل صد جاگ سنا ہو گیا
اشک و سخت دل ہی ہمارے آنا ہو گیا
سنگ اسودتیر اشک آستانا ہو گیا
کیا کمون دشمن مر اسارا زانا ہو گیا

روایت بای موضوعه جل اول

مگر از خنزه نمایان شده دندان شب
که شد از کاکهشان چاک گرمیان شب
که نه سامان سحر و ماند و نه سامان شب
صبح عشاق سپید بخت بر امان شب

کیا سمجھے کیا نباہ کیا خوب
آن نہ قرآن پر وہ شب کو
ہو غیر کے گھر میں روز جاتے

صد آفرین از تو واه کیا خوب
 تا صبح و کھانی راه کیا خوب
 یان آتے ہو گا گاہ کیا خوب

یادگار عشق من چون یارم
یادگار جان من چون یارم

[illegible]

جو پہلو دھرت ہو گے لکھتے تو بہر دن تم دل میں سوچتے ہو

یہ کیا کہ غیر مگو خط : خط ہو ہمیشہ صاحب رقم جو ہا چھپ

نفس کی ہے جو کہ آمد و شد بخور کر سیر اسکی غافل

کہ دیکھو اے پورے ہی اے کیونکہ اگر وہ وجود و عدم چھینا:

تھوڑا سا دھڑکاں کہ ان لیٹروں کو یاد دلے چھپ ہے کس بلا کی

کوسے ہی چائے ہن دین دا ایمان کو ڈوکر عینم چھپا

وہ ہے نعیمِ ادنیٰ عاشقوں کے کہ بے تامل رہ دقائین

ادوڑا دی سہرا کیا دم میں سب کے وہ لیکے تیغ دو دم چھپا

طریق ہزارہ آفرین و تحسین کہ ذہا کیا خوب است از عین

لکھے ہیں اشعار عاشقانہ اور کھما کے تو نے قلمِ محبت

روایت مای فارسی طبرستان

جان تو ہین جب کے ہمارے خواہندہ نہیں اب

حضرت دل دیکھو کیا شروع دیکھا ہو نہ

ہو د کس کس لطف و خیر تباری پکی

مطرب لکھو سر دھم تو کر نو دود شر دغ

موسم اوسر میں ان غافل و مہمان طریق

هم چنین زنده نگه داشتن زمین و آب

شستکاری محبت کو ہن کا زہر دیتا ہے

سخ جی فشر لیت ماه جون اگر نذر و نهین آید

مال و فراہد ملجا کینگے ساز و نہیں اپ

جاء ذكره في ان حبان تسمى بانيه وبنان

یا رومی یا خنکابین مکرر کہتے ہو ورنہ

مین عجیب ضنون بنیمن (کجا نروین ایسا)

بجای خودی که در این عالم است و در این دنیا
که در این دنیا است و در این دنیا است

نہ اگر خود کھائیگا صورت
 جب کما میں زمین مو تو کما
 کریم ہو سنت تھا خوب صورت
 ہنس آئینہ عاشق حیران
 آئینہ خانہ زمانہ میں
 درجے قتل چرم و قاتل
 اور بھی آتی ہو ہنسی و سلو

و بیکسو ہوگی اپنی کیا صورت
مرنے والوں کی دیکھنا صورت
تیری ادس ہے بھی ہے سوا صورت
چکے چکے ہے تک رہا صورت
سہو ہر اک دنیا آشنا صورت
و کیونکہ سب ہیں آشنا صورت
مین جو رذ کی لون بنا صورت

اسے ظفر مجھ کے جسم کے سوا
نہ دکھاوے کوئی خدا صورت

مست سب جان گوشتانی مخمور کی پاست
وار پر کھینچو ویا قتل کرد جیسے تم
چارہ کر جان چکے ہو کہ شوگا جنگا
تا توانی سر یہ احوال ہوا ہے اب تو
پایا پایا تر اچھا کہ چ انداز کلام
سمہر آتا نہیں برین غریب و بزر

سو جیتی یعنی شکر میں ہر بہت دلو کی بات
حق پرستو ہی پر پایا ہر منہ کی بات
مجھ سے کیا پچھو ہو زخم کرانگو کی بات
کہ سنائی سنیں دیتی ترور بخور کی بات
کہ پری کا ہر سخن ایسا ہر جو کی بات
مجھ من مقدور نہیں یہ تو ہر تقدیر کی بات

و زبانت حسن کا ہر جیب سے قطرہ اسکو غرور
خالی از غرہ مینین کچھ مت مغرور کی بات

[illegible]

خلق کے زمین اتر کیوں نہ کر تیرا سخن
سچ ہے واللہ طف سے تری تاثیر کی رست

اروینت تابی فوقانی جلد دوم

خواہ ہو جو کی از خواہ ہو تواری رست نہ دیا سب نہ خالص تری تر گائی مجھے مارا شکہ کجا جو باز صافا مری آنکھوں سے یہ کمان خواب کہ در خواب میں دیکھو بجو گدڑی از طر سے غفلت میں جوانی تری	کے مشکل سے در ظاہر تری تری رست شتر خاری تری بستر میں جگہ تری رست ہر قرہ ایک تری تری رست شتر کا دن در سین فرقت تری رست نئی آنکھوں میں تری تری رست جسے تری میں تری تری رست
---	---

رہشنی ماہ کی ہو اگر دگر دکھانا سے
ایک طرف تاب در اپنے وہ رخسار کی رست

بسنہ طبع جزو میری اک جہان کی رست نگی ہر کان ملاحات جو رست تری رست دکھانا رست مجھ اپنی توجہ دانی کے کسی لیلی محل شین نے مجھوں کے سخی نہ بات کوئی اوس نے خبر دشنام کے تو کیا کہی ماست کہ ببول جاتا ہر	نہ بجا وہ بھی اوس نے کیا کیا کے ہر کیا وہ خدا جگہ کے تری رست نکالی اور کوئی سیر امتی تری رست کہ راز کی نہ معلوم تری رست میں اک آتی ہو اوس شوق کیا گویا وہ دیکھتے ہی تری رست
--	--

بہارِ ناز و نغمہ جلاوطن
 دلِ غمناک و دلِ غمناک
 دلِ غمناک و دلِ غمناک
 دلِ غمناک و دلِ غمناک

جس نے دیکھا تو زار ہو کر گھبرا گیا کانِ آوازِ دلِ بے چین یہ کب ہو زلزلہ دے اگر اکسیر بھی کوئی تو وہ کیا تا کب دل میں کیا چھوڑ گیا غم جو چاہے مگر گھبرا	ست ہو جاوے اگر کسی دہرا سا غم کو چاہے سانسِ پتھر چاہے پتھر کو چاہے جسے اکباز ہی لیا پتھر کو چاہے یہ جھوٹا دیکھا جائے تو سارے گھر کو چاہے
---	---

وہ چکا بوسہ لبِ تیرے کا وہ بکھر گیا ہونٹھ اپنے کر کے یاد اس لعل جانِ دہرا کو چاہے	
--	--

اردلیت نامی ہندی جلاوطن

ساتھ غیر ہے تو بادِ عشق کو گھبرا تلخ باتیں شکر تیرے نہ سہی جاہن ہم منہ میں زار ہے ابھی بھرا پانی گرتا اگر میانِ لکھنؤ اور اڈیا گرتا پکے قلیانِ نیا ہر دم غیر کو اڈیا اب حیوان بھی بہتر ترے ہمار کو	اور ہم تجھ بن نہیں ہو نیا ہر گھبرا اس طرح دے اگر شکر لبِ جلیج شکر گھبرا میں نہ رہا عشق سے کیا واہ نسبت کو گھبرا تو گلے کو یوں نہ اس وارہ و چست گھبرا میرا تہہ آیا تو کوئی بولے کہ گھبرا اگر شکر تیرے زہر اب غم الفت کو گھبرا
---	---

جامِ دہرا و رنگو ساقی دے دے بھر کر ہے اگر طشتِ شیرین دوا بھی قسمت کو گھبرا	
---	--

ہو عجب اوس بوسہ لعل لبِ شیرین کی چاہ اب زخم کو کبھی نہ ہرگز منہ لگا	پرکھان قسمت میں اس عشقِ علیین کی چاہ سے جو خاک دہرا باغِ بہار میں کی چاہ
--	---

بہارِ ناز و نغمہ جلاوطن
 دلِ غمناک و دلِ غمناک
 دلِ غمناک و دلِ غمناک
 دلِ غمناک و دلِ غمناک

چرخ و گردن سے باعث
خبر و خبر سے باعث
رویت نامی شائستہ حلیہ چارم

سینے کی سبب سے باعث
سینے کی سبب سے باعث
رویت نامی شائستہ حلیہ چارم

وہی پیش آئیگا لکھا ہے جو پیشانی میں
نامہ کرنے ہو طعنه سرم او سر تحریر

رویت نامی شائستہ حلیہ چارم

کمر ناصح کہ پھر جانے یانے عیث نہیں امید کہ تو خاک پہ بھی آ کے کبھی کیا نہ تھا پتھر گان مرا سلجھا سنے کو دل کو کدو وہی ہو و بگا جو ہونا ہوگا دل فر چھیرا تو اس شوق سے مارا باندگی اسی کماندار ذرا مڑ کے نہ دیکھتا تو فر جاتا ہو کہ وہ مجھ سے کشتید خاطر غیر کام تر تو زانو پہ بیگیا یونہیں	میں سمجھنے کا نہیں مجھ کو سمجھاؤ عیث کیوں کوئی تیرے دیو خاک میں مل جائے موجزات آپ فر شاد و پوچھا عیث ہوگا گہرا ذرا اتنا نہ گہرا عیث زلزلت کا زلزلہ پوچھتا بل کھا عیث ویرانہ صید محبت تیرے چاہا عیث ہنشنیوں اسو تم کشتی کے یانے عیث سر کوئی شگ سے کراؤ تو کراؤ عیث
--	--

کہ کیا کام کہہ ایسا جو وہاں کام آتا
کھوئی یان عمر طعنه سے یونہیں عیث

ہیں یہاں رنج کے آنا خوشی کا عیث عجب آ یا ہمیں عالم نظر الہی عیث ہول دل سمجھو مجھ خواہ تباؤ خفقان سیر زخموں کے رکھ آ ب دم تیغ عیث	اشک آنکھوں سے بہتے ہیں نہ کسی عیث دیکھیں ان دن دانتوں میں رنج جو عیث یہ جو کچھ ہو تجاری خلگی کو عیث خشک لب چاٹو ہیں تشنہ بی عیث
---	--

رویت نامی شائستہ حلیہ چارم
رویت نامی شائستہ حلیہ چارم
رویت نامی شائستہ حلیہ چارم

رویت نامی شائستہ حلیہ چارم
رویت نامی شائستہ حلیہ چارم
رویت نامی شائستہ حلیہ چارم

کاروان عسکر با مردم روان
سبب باعث دولت دنیا و دین
از برای پختن ابدل پخت

ایک روز که روان پخت
وزگار داشتند محبت پخت
که نیاں بن روان محبت پخت

از بهر سبب جلوه خوش نشسته
این تماشای جهان محبت و تپ

دل مرا در دنیا پیدا کرد و انوار
چشم با دل و یکدیگر نامل جبر
چشم آفرینگر داب پخت
در هر دو پخت هم نامل پخت
یان نامل صحرانور و بین کی پخت
جی پخت پخت پخت پخت پخت
دیگر پخت پخت پخت پخت پخت
کست ملکائی پخت پخت پخت

ایا تماشای کار طاهر و پخت
یک پخت پخت پخت پخت پخت
یون و ملکائی پخت پخت پخت
ایا تماشای پخت پخت پخت
پخت پخت پخت پخت پخت
پخت پخت پخت پخت پخت
پخت پخت پخت پخت پخت
پخت پخت پخت پخت پخت

آپ کا چوری پخت پخت
آپ کا چوری پخت پخت

اگر کیا فل کا جیون رنگ گشت
دم بین دم میر پخت پخت

اگر کیا فل کا جیون رنگ گشت
دم بین دم میر پخت پخت

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like "بہر سبب جلوه خوش نشسته" and "ایا تماشای پخت پخت پخت".

باغ میں جلوہ تمسار ز کبریا منفعل ریحان ہو نہ ہر گز یار مخزن طہارہ رہیگا انہی صورت کہ در آب نہید یار وادس نمونہ دکھایا در طرح نہ ترگران کعبہ گناتھا یہ نقل شکر آفرش سر پر مہر طوفان یا در طرح نہ گیا ہے سر بسر سیرہ طراشگر سوز الفت در فریاد نکو بلایا در طرح چاہ میں ادس یوسف ثانی کی یاد کیا ماؤ گنجی مجھ دل در دیو یا در طرح

ہم نہ کہتے تھے ظفر دل مت لگا ہر ایک کو دیکھو یہ ادس کا فرہ آخر کو یا یا بے طرح

ہم مانتے ہیں کسی غمواری کی صلاح اپنی وہی صلاح کی جو یاری کی صلاح ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی یہ ہمنے اور دل ہی ذکی یا کی صلاح مرجنا نہ ہو جے منت کش مسیح اب تو یہی ہے اب سب جبار کی صلاح کا کل میں دل چسپ کہ گرفتار رفت خرابی جو ابرہین ہو سرکار کی صلاح انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ ٹھہری تھی اس کے آئین کی پیراج سطر کنے پہنچے پر خرابات کے عمل گشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں بھرا جا لیتے لیتے خیرا کی صلاح

کیا ذکر اپنے منہ سے نکالیں جو ایک بات جب تک کہ ادس ظفر نہ دو جبار کی صلاح
--

ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی یہ ہمنے اور دل ہی ذکی یا کی صلاح مرجنا نہ ہو جے منت کش مسیح اب تو یہی ہے اب سب جبار کی صلاح کا کل میں دل چسپ کہ گرفتار رفت خرابی جو ابرہین ہو سرکار کی صلاح انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ ٹھہری تھی اس کے آئین کی پیراج سطر کنے پہنچے پر خرابات کے عمل گشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں بھرا جا لیتے لیتے خیرا کی صلاح
--

منفعل ریحان ہو نہ ہر گز یار
نہید یار وادس نمونہ دکھایا در طرح
آفرش سر پر مہر طوفان یا در طرح
سوز الفت در فریاد نکو بلایا در طرح
ماؤ گنجی مجھ دل در دیو یا در طرح
ہم نہ کہتے تھے ظفر دل مت لگا ہر ایک کو
دیکھو یہ ادس کا فرہ آخر کو یا یا بے طرح
ہم مانتے ہیں کسی غمواری کی صلاح
اپنی وہی صلاح کی جو یاری کی صلاح
ادس بوفائی ہوئی ترک دوستی
یہ ہمنے اور دل ہی ذکی یا کی صلاح
مرجنا نہ ہو جے منت کش مسیح
اب تو یہی ہے اب سب جبار کی صلاح
خرابی جو ابرہین ہو سرکار کی صلاح
انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ
ٹھہری تھی اس کے آئین کی پیراج سطر
کنے پہنچے پر خرابات کے عمل
گشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں
بھرا جا لیتے لیتے خیرا کی صلاح
کیا ذکر اپنے منہ سے نکالیں جو ایک بات
جب تک کہ ادس ظفر نہ دو جبار کی صلاح

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا دل غافل ہے۔

دیکھا جب دشمن کی تیری چشم کی انداز نہ کر پنی کیا اچھی عمارت پر ہونا زان غافل کتاب قدرت کا گرداوس صحت مزاج کی دل سے گھرا چھپا نہیں ہے کوئی ایسا دکھن ہو رہا ہنسنا غار بھی یا نوسن اب جنون جو تجھ منظور کرنا وہی پر ایک بار	ہنے جانا گردش تقدیر کو اچھی طرح دیکھہ ہوا گلون کی یاں تعمیر کو اچھی طرح کیا ہی خطا غیب سے تفسیر کو اچھی طرح بیٹھنے دی اس میں اپنی تیر کو اچھی طرح یا توں نے پردہ مری زنجیر کو اچھی طرح اس توں نے عالم مری تقریر کو اچھی طرح
--	--

دے کے دل اوس سنگدل کو کر کے ہم امتحان سے ظفر اس آہ بے تاثیر کو اچھی طرح
--

روایت حار مہملہ جلد چہارم

سہ سوز غم سے یہ دل بقیاب کی طرح کیسے غم میں ہے وہ رخسار تابناک سبیل پر زلفت قدم ترا سحر کی روش رنگین طبیعت اوسکی ہوا لہر کس قدر گویا ہوا ایک رجب یا قوت ہوا دہن آنکھوں کے عکس میں ہوا چھٹے ہو عقلیت یہ تم ہماری نہ جاؤ کہ غافل ہو خاک و اشک خون کے قبا کی برہی	آتش یہ بقیار ہوا سیاب کی طرح پوشید زریا برہو متاب کی طرح کلیک لب ہنر ز گل شاو اب کی طرح ہر رنگ میں سکر ہوا وہ آب کی طرح دندان میں اوس میں گو خوش آب کی طرح آئینہ اوس کے آگے ہوا تالاب کی طرح دنیا کو ہم میں دیکھ رہو خواب کی طرح تن پر لباس اطلس کو خواب کی طرح
---	--

۴
 اگر اشارت به او شد و در ابرو کا تو پھر
 جو طمع و ہاتھ کھینچے وہ ہی تیر کا ہاتھ
 چرخ کی بھر کوئی دفر ہے یہ اور نہ کہ
 ہے فرا برسات کا تجھے و گرنہ ساقیا
 چرخ ساغر میں بھری کسکی و گرنہ عشق
 جت ملکت بجائے نہ دیکھیں دیکھو اب کیا
 آ نکھ اوں جو رشید رش کی پھر نہ جاؤ اگر ظفر
 اسکی کچھ پروا نہیں پھر تاسے گر بھر جاوے چرخ
 جب ہو تجھ میں مجھ خواب و خود آرام
 اس شکریہ کی زبانی لگتا ہے شیریں مجھے
 خون دل جو حکامی و پیاسین مدام
 چشم یار کا کشتہ میں ہیں آہر ہو
 حرف جانیکار زبان پر لانا اور جانان م
 حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار
 صبح و اسکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ
 رولیت خار بجہ جلد دوم
 عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ
 عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ

سچ ماہ نو کو یون ہر ماہ کیون چرخ
 پانوں اپنے ستر آرام پر پہلا چرخ
 نو جو آوے میرے گھر ایسا نو چرخ
 مار بارش کی دھندلے پر اگر برسا چرخ
 ہو گیا نہ ہر اب علم و سہرہ دنیا می چرخ
 آنکھیں دکھائیں اسرار آیتیں دکھایا چرخ

جب ہو تجھ میں مجھ خواب و خود آرام
 اس شکریہ کی زبانی لگتا ہے شیریں مجھے
 خون دل جو حکامی و پیاسین مدام
 چشم یار کا کشتہ میں ہیں آہر ہو
 حرف جانیکار زبان پر لانا اور جانان م
 حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار
 صبح و اسکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ
 رولیت خار بجہ جلد دوم
 عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ

عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ

عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ

اگر اشارت به او شد و در ابرو کا تو پھر
 جو طمع و ہاتھ کھینچے وہ ہی تیر کا ہاتھ
 چرخ کی بھر کوئی دفر ہے یہ اور نہ کہ
 ہے فرا برسات کا تجھے و گرنہ ساقیا
 چرخ ساغر میں بھری کسکی و گرنہ عشق
 جت ملکت بجائے نہ دیکھیں دیکھو اب کیا
 آ نکھ اوں جو رشید رش کی پھر نہ جاؤ اگر ظفر
 اسکی کچھ پروا نہیں پھر تاسے گر بھر جاوے چرخ
 جب ہو تجھ میں مجھ خواب و خود آرام
 اس شکریہ کی زبانی لگتا ہے شیریں مجھے
 خون دل جو حکامی و پیاسین مدام
 چشم یار کا کشتہ میں ہیں آہر ہو
 حرف جانیکار زبان پر لانا اور جانان م
 حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار
 صبح و اسکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ
 رولیت خار بجہ جلد دوم
 عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ

ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے

یہ لہذا قرآن کی ہر تفسیر کا پہلا کاغذ نہ ملتا نہ کسیر کا پہلا کاغذ دیکھتا ہوں میری تفسیر کا پہلا کاغذ	شیطانیہ کے بہترین بہترین پیرنگ سیکڑوں کے جو کچھ دیکھیں مگر دیکھو جب جرم و فساد کو دیکھو تو غور
---	--

سب نوشتہ سے ظنی نہیں بی جاتی سب وہی اک خط تفسیر کا پہلا کاغذ

روایت رام محلہ اول

یہ تیروہ ہر کہ جاوے کو توڑ کے پار جاوے کی دیوار کو توڑ کے پار نظر کا تیر گیا ہر کو توڑ کے پار چلا سے کس لیے فرما دے کو توڑ کے پار کہ جیسے تیر کوئی ہو سیر کو توڑ کے پار ہو بہن غار یہ گلبرگ تر کو توڑ کے پار	خدنگ عشق دایا ہر کو توڑ کے پار ہزار ہا روزانہ دیکھو گیارہ اسوہ آنکھوں میں تل سمجھو نہ روز اتر سکا نہیں دریا عشق کو کوئی فلک سواہ ہماری گزر گئی اس طرح کہاں ہوا دس لکڑی کو توڑ کے پار
---	---

غلو سے قناب منہ چال اس بن طاق ہوا ہی تھا نالہ تم کو توڑ کے پار

خواب کی سیر اور ہر اور سیر بیداری تیری شان حسن میں طرز اداری کس طرح ہو سکے یارو یہ بیماری	وقت غفلت و رویہ گنہ گاری اور تجھ کو صدمہ میں سے تیری شان درمندان محبت کا جیہوں علاج
---	---

ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے

۵۵
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

پیدا گاہ کر کہ بجلی حسن یار سب جا ہے آشکار
 شعلے سے طور کے ہینن کم روشنی میں ہر سنگ کا اثر
 کیون کہیہ و کنسٹ میں مہر مارتا ہے تو ہر گر مہر جتو
 تو حبکو ڈھونڈتا ہے چھپا وہ تجھی میں ہر پر تو ہی تجھ
 جوش بہار حسن کسی گل سے ایسا ہے یہ جنون کا جوش
 مصروف استعدہ جو کر میان درمی میں ہر غنچہ ہر سحر
 ہے دور جام و صحبت یاران زمرہ دل کیفیت حباب
 کچھ ہے اگر مرہ تو ہی زندگی میں ہر باقی ہے درد
 ای خود پرست پوچھتا کیا ہے خدا کی راہ ہے وہ بہت قریب
 گم کردہ راہ آپ تو اپنی خودی میں ہر ای سوختہ جگر
 صد داغ سوز عشق سے کھالیکہ صدمہ ہر داغ دل پہ تو
 لذت کچھ نصیب اگر عاشقی میں ہر ای سوختہ جگر
 افشاں راز عشق نہ کر کے چپ کی بات پر وہ ہی خوب ہے
 جی ہی میں اپنے دے جو کچھ جی میں ہر خاموشی کے طفر

یا تو وہ کہتی تھی مگر کوشی ہمیں استعدہ ہلکے بایں اٹھانے ہر بات پر پہلوتی ہوش میں آؤ ہمیں کہتے ہو تم بہوش ہو	یا لگی ہو سخن بوشی ہمیں استعدہ اور تعین تنگ ہم آغوشی ہمیں استعدہ کیون بیان دل ہوش بہوشی ہمیں استعدہ
---	---

سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی
 سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی سب جان آبی جانی

ہمارے مہ جبین سینہ دیکھو آبلہ تو	کمان اس طرح کہ ہن اختر تہہ گرد
سوی جو داغ بردل ہو تیری چاہی تو	تھیلے ہی سو چھل طاؤس اونکی روزندون

ظفر کے سر سے سر سبز ہو کس طرح کوئی
کر سے ہی ظن سے ہر مصرعہ اب سر و سوزون ہوا

کردن میں گریہ اگر اپنی ناتوانی پر	فلک میں پہر یوں چون جاب پانی پر
وفا کے بدلے جھٹام کر دستم ہو	صد آفرین ہو تمھاری بھی قدردانی پر
عنیت آہ سمجھ لے تو وصل گل بلبل	نہ پھول باغ میں دودن کی زندگانی پر
ہمارے رویہ و کرتا بھی نہ سبھی	لگے ہن بجگو بھی اسی مرغ بوستانی پر
نصیحت مری بعد عمر جاگے آج	جو چشم یار ہی کچھ عین مہربانی پر
ہزار صفت کہ بلبل کا صحن گلشن میں	نہ چھوٹا ایک بھی صیاد نہ نشانی پر
ہنسی کی بات نہیں کہ ہر سر خوشی	نثار ہو تری دستار زعفرانی پر
کھلی ہو چشم حقیقت چھوٹی مثل جاب	وہ باندھتے نہیں تکیہ جان فانی پر

ظفر سر ہم اپنی ہی تھمتے میں ہنیکے آلود
خیال کس کے بھلا رکھیں اب کمانی پر

بلا سے گر کوئی دنیا میں پختا دلیگر	بتا شناسے ہو یارب آشنا دلیگر
چین میں محبت بلبل سے گل تو خندان	الہی مجھ سے مرا کیون ہو دلر بادلیگر
نہیں ہو گلشن عالم شگفتگی کی جا	برنگ غنچہ تصویر میں سدا دلیگر

کمان اس طرح کہ ہن اختر تہہ گرد
تھیلے ہی سو چھل طاؤس اونکی روزندون
فلک میں پہر یوں چون جاب پانی پر
صد آفرین ہو تمھاری بھی قدردانی پر
نہ پھول باغ میں دودن کی زندگانی پر
لگے ہن بجگو بھی اسی مرغ بوستانی پر
جو چشم یار ہی کچھ عین مہربانی پر
نہ چھوٹا ایک بھی صیاد نہ نشانی پر
نثار ہو تری دستار زعفرانی پر
وہ باندھتے نہیں تکیہ جان فانی پر
ظفر سر ہم اپنی ہی تھمتے میں ہنیکے آلود
خیال کس کے بھلا رکھیں اب کمانی پر
بلا سے گر کوئی دنیا میں پختا دلیگر
بتا شناسے ہو یارب آشنا دلیگر
الہی مجھ سے مرا کیون ہو دلر بادلیگر
برنگ غنچہ تصویر میں سدا دلیگر

و فوراً شکونہ کا ہر ہمارے بچتے بالوں میں ہن تملر سے

یہ گیتوں کے ہون عشق پر نکھار زمین پر گوہر فلک چہ ہستہ
بھیچوے پانوں میں ہن نمایاں تو سر پہ داغ جڑیں فروزان

پھر پھر کے پانوں میں ہن نمایاں تو سر پہ داغ جبین فروزان

نہ دیکھیں دیوانے تیرے کیونکہ زمین پر گو ہر فلک پر اختر
دراچین عرق نشان پر تو اپنی افسان دکھا دے چکر

ذرا جبینِ عرق نشان پر تو اپنی افشان دکھا دے چکر

که تا نظر آئین ماه پیکر زمین به گوهر رنگ پاختر
نه سبز و گل به جوش مشیم نه حمکے جگنون هوا به هر دم

نہ سبزہ و گل پہ جوشِ مشنم نہ حملے جگنوں ہوا پہ ہر دم

نظر سب آتے تھے محکوم کی سرزمین پہ گو ہر ملک اختر
اودھ تو فوارے چھٹے ہیں اودھ میں اشجار پر چراغان

اودمتر نواری چھٹے بین اودمتر میں اشجار پر چراغان

زمین نہایت ہی تھقی یہ مشکل طفق کے استاد مردہ کامل

زمین نہایت ہی تھقی بہ مشکل طاق کے اوستا و پروردہ کامل

غرض دکھاؤ دوسے ٹھاکر زمین یہ گوہر فلک یہ اختر
بخرانکو کب راضی ہوں ہم خست کے جانے

سحر انگور کب راضی ہوں ہم خست جانے
 تاسف کو بہن کے بار کوہ غم اوٹھاؤ تیرے
 ترا گھر میرا کاشانہ تھا اب یہ غیر کا مسکن
 انہر دیکھا ترا ہی گریہ وہ پیر و کتا سے
 ہمارے دل کا عشقہ غنچہ لبِ یوسف کی کھلتا ہے

رکھی در مرغ روح می کشان یک دنیا از پر
 بیکتا تها یہ سر شیرین کنگ آستانه پر
 تسلط از غنای پایا ہمارے آشیانہ پر
 کہ محبو اک گاتی ہر طرح آنسو بہا پر
 کہ دانشدہ سی ہر موقوف تیر کھلا پر

میں نے اس کو دیکھا ہے کہ جلا
نہا اس کی لائی ہوئی تھیں

۲ طهرین ابینین دیش

100

Handwritten text in the top margin, likely a continuation from the previous page or a separate note.

کرتہ ملک تیری جدائی میں رہوں		ابر کے مانند آنکھیں اشکبار
اور تخلص اس سے کوئی کتا نہیں		
جاسکے اتنا بھی کہ سن او گلزار		
دور گر یہ نہ چشم برباب کے اندر	دکھایا ہو کو سمندر حباب کے اندر	
گماہ دست میں ساتی کی جو کیفیت	بھلا کمان پر وہستی شراب کے اندر	
برنگ شلہ فلوں میں ہونہ پوشیدہ	تھارا عارض روشن نقاب کے اندر	
نور اجیتہ حقیقت ہو گرم نظارہ	وہی جو در سے میں جو آفتاب کے اندر	
اگرچہ صاف نہ دل سادہ لوح پر	جو دیکھا ہے نہ دیکھا کتاب کے اندر	
کمان پر سینے میں بیکان دو بٹھاؤ	چھپا ہوا دل برا منظر اب کے اندر	
ہمارے آنسو دن میں یوں کہ راز عشق ظہر		
کہ جہر طرح سے ہونو شہو گلاب کا اندر		
دکھا لاکھ وہ شاہ دوزیر کا محضر	سند نہ رکھے گا کوئی فقیر کا محضر	
بروز حشر دکھا دیکھو وہی پڑاغ	خدا کے آگے تمھارے اسیر کا محضر	
فلک کے صفو پہ جو مژدہ کی مہر میں	مگر یہ ہے کسی روشن ضمیر کا محضر	
جگر یہ اس کے نہ تو داغ یہ سمجھ گلیگر	ہوا ہے تجھ پہ یہ شمع منیر کا محضر	
ظفر نہیں ہے کیسویہ مورو نقشب		
یہ چاک ہو گا تمھارے مشیر کا محضر		

Handwritten text in the right margin, continuing the poetic theme.

Handwritten text in the bottom margin, likely a continuation or a separate note.

رخعت پرواز گر صیاد تو دیتا، مین رکتی هستی مین مدم کیون لم انا جو تھی جو تو بان مانہ اور بھی ہاتھ نہ ساز فدائے اوس رہا اب ہم نقش پرواز مین عصہ ہستی کی تھکاتا کر بیٹن گرم مارا کر دین کو بہن پھر دن عشق مین نور تھا خیر البشر کا گو تھا ہر برہن بشر جاؤ مین پیش نگاہ یار ہونے کو شمار دیدہ مشتاق کا شوق نظارہ دیکھنا	ہم جن مین ہو پختہ باد سحر کی پیشتر ہو تو واقف اس شام پر خطر کی پیشتر پر یہ فتنہ تھک کر کہاں اس فتنہ گر کی پیشتر نہ بہت کراہیے دیوار دوسے پیشتر اک نفس مین ہم گزرا جہنم سے پیشتر یہ تھک اوسکو مارتا تھا اپنی سر کی پیشتر حق اگر ہو پختہ بشر ہی تھا بشر کی پیشتر پیشتر دل سے جگر اور دل جگر سے پیشتر چاہتا ہی مین کل جاؤں نظر کی پیشتر
---	--

پیش آیا آہ جو چو کہچہ کہ راہ عشق مین
کدیا تھا ہمدیوئے طش سے پیشتر

رویت رای مہل جلد سوم

تھاری گایان تاپون مین بیکہ لایج پر مری اک بات تو بھی تم تو رکھو ہر خدا جان کھچا کچھ بھڑو مین عشق زول مین غم دست سفارش لاگھ پر سچ کر کر کوئی نہیں سنتا کسا سب مری دلوں کی سچ سچ مار گیسے	کونو گاج حقین ہوا نہ تو مکر و سچ پر لگے ہو آپ کا دل کس طرح اور ذکی کے کچ پر نہین ہوتی ہو نیت سیر کی اس کھچ پر و ظالم جیا آ جانا ہے اپنی بانگی سچ پر بچا ہرگز یہ نہ شہادت کا مارا اپنی سچ پر
---	---

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the left margin.

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the bottom margin.

در یای غم میں ہر دم یان بھار پانچو	بہر خدایا کالو اس کے مجھے تم آکر
آنا زبان پہ میری جب نام ہو تمھارا	اک چو شش عشق میرا وٹھتا ہوں گرا

یہ بچہ مدد کو میری کتاب طفر ہو دسی	یا بو علی قلندر یا بو علی قلندر
------------------------------------	---------------------------------

بلا کر نہیں کہتی تو ہم زہر پھیلی پر	خدا کی راہ میں رکتی ہیں اپنا ہتھیلی پر
دل سوزان کو میرے کھنڈہ لو لیکر پھیلی پر	پھینچو لا پرتہ جاؤ تیری آؤ لہر پھیلی پر
خدا جانی کس رشک قمر کی بندہ فاطمہ	کھلتا ہر سحر جو مہر کھنڈہ پھیلی پر
جہنم میں کون کو نوشی کو آ یا جو اسانی	سب بردوش غنیمت گل کسا غری پھیلی پر
کوئی اس طفل کو ہنگام بازی کا سر پر	قسم دے دھو لیا جو کھڑا کھنڈہ پھیلی پر
لگیر میں انکو مت سمجھ کیا اعمال لکھن کو	یہ قدر ہے کہیں سے جو غم میں مسطر پھیلی پر

قدم وہ عشق کے کو ہے میں گاڑی اور طفر اپنا	کہ جو سرباز اپنا رکھلے پہلے مستحیلی پر
---	--

روایت امی ہندی جلد اول

دیکھو دیکھو مراد کا قربے پر نہ توڑ	گھر ہے اللہ کا یہ ایسی تو تعمیر نہ توڑ
غل سدا وادی حشت میں رکھو نہ کا برا	ای جنوں دیکھو مراد کی رنج نہ توڑ
دیکھو دیکھو نور سے آئینہ دیکھو میرے	اس میں آتا ہے نظر عالم تصویر نہ توڑ
ساج زر کے لیے کیوں شمع کا کٹر توڑ	رشتہ الفت پر دانہ کو گلکھ نہ توڑ

روایت امی ہندی جلد اول

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The text is dense and covers the left margin of the page.

تو رکھ دین مست بھی دین بنی کی تو
تو دے دین کہیں تو یہ نہ ہم تیرے کی تو
نہ خاطر اے حسنم اس خانہ خراب کی تو
تو تپان اہم چنکین گل گلاب کی تو
کمر نہ میرے دل گرہ اضطراب کی تو
ذرا خدا سے تو دے زخم نہ آفتاب کی تو

عسکریں یہ صراحی شراب ناب کی توڑ
ابو یحییٰ کے ابر جو ساتی بو نہیں کیفیت
سوال بوسہ پہ دیکر جواب توڑے تو
چمن میں اوس تن نازک سے گری متبادل ہو
غمین کی اتنی گراں بار یوں اچھوڑ
نہ ڈال کر کہ دین دیکر محسب اندر ہم

رکھے ہے فکر مری وہ بابت پر وازی
کہ بے اک آن من بہت طفر عقاب کی لڑ

روایت زامم محمد بن حلیہ اول

کہ دم کے ساتھ ہر ہر مہیاں نشیب فراز
 دکھائی ہے رشتہ نردبان نشیب فراز
 سمجھے کچھ مہین عمر روان نشیب فراز
 دکھاتا کسکو مہین آسمان نشیب فراز
 کہ سیری طرح کر دیکھو گمان نشیب فراز
 بزمِ یخ و بنوک سنبان نشیب فراز
 کہ اس ہنڈولے میں اہرمان نشیب فراز
 بزمِ گدردہ کاروان نشیب فراز

بشر کو کیوں نہ ہو پریشیاں بشتی و فر
فلک عروج و منزل سے اک زمانے کو
کو ہی جاوے راہ فنا کو طے ہر دم
تعمیض و اوج میں سیار میں رہی بھی
کیوں نگہ کر کو کیا خاک میں بیابان گد
و کھاڑے ہے ہر عاشق کو قاتل شہاکی
کسی کو بشت کرے ہر فلک کی بلندی
ہمیں ہر راہ محبت میں ہر رات در

[illegible]

کہ کسان سلاہ کر گلا اس میں پھینک
 وہ اللہ البیہ ومارہ اسے صید
 کہیں دشت زدہ کی جس
 صورت چشم سراپا کی جو زنجیر
 کہیں دشت زدہ کی جس

اس کے لئے کہ تو میرے عہد میں
ہو اجماع سے دل ناکام رہے
میں وہ سے کوئی ہون بی جاؤں
سے کہ میں نے کیا نام ہے
میں وہ سے کوئی ہون بی جاؤں
سے کہ میں نے کیا نام ہے
میں وہ سے کوئی ہون بی جاؤں
سے کہ میں نے کیا نام ہے

[illegible]

ناهق زبان شمع نه گلیسه کائتا
 باره کی او همیشه آخری مختصر
 باره کی بیزبان دهن زخم لاف عشق
 تشبیه او سکو و دن قدموز و کس کیا
 کرتی نه ده زبان جو سراجمن دراز
 تھا جو کہ قصہ عشق کا اے کو بہن دراز
 یہ تو زبان داز نہیں ہر دهن دراز
 اے رشک گل ہر قامت مشرچن دراز

بیاں دے تو نہ چھوڑے ذکر زلفی یار
ہو جائیگا زبانی و گزشتہ سخن و راز

دولت زای محمدرضا قاجار

جس طرح کہنے کی دوسرا وہ یہ دلگیر تر
سوزش دل نہ جلا کر محبو خاستہ کیا
نہ کر دل کو نہ وقت فوج اپنے کسید
پھر لگے کاغذ کے گھیر دو در چار فوج
روبر و او سکر ہر تیری زبان میں
قتل کرنا کس کا ٹھہرا دیکھے نظر

جتنی تصویریں مرتفع میں ہیں عالم کے قطر
سب سے سے اوس عالم تصویر کی تصویر

رهیگا تا به دم و این نشیب و فراز
 بخت است آید کوا و پنجاه و دو کونجیا
 کوزم کیاسته و ایام غنیش نشیب و فراز
 کھلیگا بجایه و ریز زمین نشیب و فراز

چاک اوس در کی ہے کیا نہیں
 اے ظفر من کے ہر خیم
 حاکم ابرو نہیں ہے
 چہرہ پر گزرتی ہیں اک
 کھینچیں اے اکبر عیادت کو
 عیادت کو یہاں سے
 ونگوہ برہنہ مرے
 دیر و غنبارے جاوے

ہستلا

[illegible]

دریغ بین و حاکم جلد چهارم
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

بی نہیں لگو کا گلشن میں بھی دن اگر	بسکہ ٹیکو ہو گیا از کدیا خزان سے انس
طرز گریہ و ہمیشہ دیدہ تر کو مرے	آستین سے رلبہری یا گوشہ و اماں سے انس
ساتر ہی سے رہیگا دیکھنا بجز وصال	سے نہایت ہی بچو تیرے غم بھراں انس
تم ہو چارہ رقیب شک خصلت سے انس	بھاہی ہرگز نہیں انسان کو شیطاں انس

ہونہ گر رسم و خط و پیغام اونسے اور ظفر
اد کو بھر معلوم ہو و اپنا کس اونسے اوش

لب شیرین کو تری چاٹ کر بس چشم گس	بھی نظرون میں سے جاہری بس چشم گس
میں وہ لاغر ہوں کہ بن جاہر خشنا	اپنی تر گانہ اگر دی مجھ خس چشم گس
لب کا تل نقطہ مقابل ہو دل چاق بن	ہر حرفیانہ نظر سو دیکھ چشم گس
تنگ چشتی تجھ ہو کیونکہ تہ اہل س	تو گس اور تری چشم ہوں چشم گس

رنگ خال لب شیرین سے ظفر اونسے بند
نگران سو سے شکر لاکھ ہر بس چشم گس

دریغ بین و حاکم جلد دوم

چاہیے درویش کو کیا بادشاہ لیا	چھوڑ کر دلن اپنا کیوں سزدہ مگانہ لیا
رکھو ناقص عقل کہ جو مرد فرزند لیا	پر نہ عورت کو بنا و مرد مرزا نہ لیا
خاک کو کوچ کی تیرے اچوتن پاوی	جاننا ہر ناخبرہ یہ تیرا دیوانہ لیا
بادہ کش اضی ہیں سپر گرچہ پریشیز	چھین کے سدا وہ کے گر نیم پیمانہ لیا

دریغ بین و حاکم جلد دوم
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

دریغ بین و حاکم جلد دوم
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

خاک کی بارش کشور کے پیر پر جام بوسیدہ کیا عدم میں بھی جو نمانہ ہستی کی

هم و آوار و ... ظفر من که نهی

تو ویرانے کی پڑاوی نہ بستی کی ست

ردائے شین معجم الاول

بھولا نہ تھی یہ کبھی اس کو شاہ باں
 ہر روز ستم تادہ ہر روز نیا ظلم
 گویانی اگر ہو لبہ ہم جگر کو
 نازک ہر تو کس کام کا ناما ہر گردل
 المے لکے کہ ہوئی اتنی تو تاشیر
 یہ قتل کا ہر شوق کہ آڑ جاے اگر سر
 مرغ حین قدس کو اس دام سے کیا کام
 کیا طرز موعا عشق کو سکیم ہر دلاؤ
 مرم کے ہو و داخل حبت بنی آدم
 آسان نہیں سنگات سہ مار کے مڑنا

شایان باش بهار دل ناساد کوشایان
 ای شوخ تنگتر می ایما و کوشایان
 اتنا کسے ادوس خبر میداد کوشایان
 فولاد بنا آئینه فولاد کوشایان
 کسے ہن رہ سنگرمی فریاد کوشایان
 پیدا ہو صد اخلق پر جلا و کوشایان
 پر کھینچ ہی لایا مجھے صیاد کوشایان
 شایان باش تجھ اور سر استاد کوشایان
 پر چھوڑ نہ جانی پر اولاد کوشایان
 کیا کام کیا عشق میں فریاد کوشایان

ہیں لاکھوں خیالات میں فکر سخن و پنا

تیری طغراس طبع خدا داد که شایان

همیشه با نغمه وین شاعر شراب کوانتش

بہاری جیوڑہین کتوہین یا کواش

محمد بن قاسم بن محمد بن علی بن ابی طالب
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب

دل و سکی جنبش تر گان سر کیون خنجر کرد
 اوٹھا کر آنکھ دیکھا چمن میں نہر گسے
 ملوان میں اپنی کف پا سجا سنے دیہ تر
 رکھیں ہم ادس دلہنم آشنائی کیا
 نہ توڑ و دل کو مر دای تیان سنگین دل
 کہ اس مریض کو بان بستی ہوا کا لحاظ
 رہا جو ادس کو تری چشم مریہا کا لحاظ
 مگر ہے مجھ کو ذرا سرنخی خاں کا لحاظ
 نہ پاس یار کا جب کو نہ آشنا کا لحاظ
 درو خدا کر و خانہ خدا کا لحاظ

مختلف بلاد و دیو سے بہر کے ماہر و مخبر
اگر اوٹھانا ہے منظور دلر کا لکھا خط

از دولت نظامی معجز حله چهارم

کلی میں یا کی بت رکھا قدم پہ لحاظ
 ہماری شکل نے سب حال کی یادوں
 فلم وہ کرتا ہن اس پر بھی ہاتھ اچھا
 جب اس کے حسن میں یوسف نور کا ہمسر
 مبادا چونک ادا ہو خواب ناز سے وہ گل
 ابھی ڈوب میں قیون کے گھر کے گھر لیکن

گئے بھی تو بادب آؤ بھی تو ہم پہ لحاظ
 زبان سے گو نہ کہا ہے دل کا غم پہ لحاظ
 اگرچہ کر کے ہن خطا دن کو ہم رستم پہ لحاظ
 تو جا چھپا وہ پس پردہ عدم پہ لحاظ
 ہن میں جاؤ ادا باد صبر دم پہ لحاظ
 ہم اس کے آگے نہیں ہوؤ چشم غم پہ لحاظ

طف نہ پھینچ سکی اور اس موکر کی جب تصویر
تو سر جھکا کے ادا نہائے نہ ہو تسلیم لحاظ

رویت عین مملو جلہ اول

عین بیان کرد
 دل بایوس بین
 عشق نین در
 اس بر دانه
 محبوب اس
 طریقی که
 دل بایوس بین
 عشق نین در
 اس بر دانه
 محبوب اس
 طریقی که

۹۶

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي بعث في هذه الأمة
محمد بن عبد الله الطيب
الصادق المصطفى
الطاهر المنيب
الزكي العابد
الغفار الوديع
الجليل القوي
المجيد الباق
عنه بعدد خلقه
في كل يوم وليلة
آمين

پانچویں واسطہ راہ میں
سوزش عشق و محبت کی طرف

تاریخ دیگہ کے اپنا درجہ بین قدم
چارہ گر جای تعجب نہیں گریں

اس کے نور شیر رخ یار کے کیا کام ارسکا
اسے خاتمہ جو کیا نرم سے گزور کی

جیسے کہ منقہ کی گنت میں خریداری میں
 اور صیاسی طور پر کیا گیا تھا کہ وہ
 پیر ہوا ہے اور عجب کیا ہے اور وہ
 طریقہ نامہ زبان میں کہ ہمارے
 اور ایک چیز ہے کہ سب طالب علم
 کہ مری چشم میں آنسو گھٹی دیا ہوں
 ایک کو قتل کو جیسا کہ تم گاہ ہوں
 تیرے کو دین نہ کیونکر دے دیا ہوں

دل را بنیاد کوا طرح سواد از دهن
 هر روز نه و یک گریه زلفت سیاه کی
 که شد ز کسرت زهرین نمراد می گل
 لاشعاف هر روز این زانکه که جانی
 کیاست شایسته سینه آینه آینه
 پیش گریه زهرین و جانی
 مانند اشک از دوا سیاهی
 شهرت ای بار جوهر تیر می

او طرف کو نکھڑی ہوئی ہے یہاں طرابی
جب تک اوس کو نشہ پریشان نہ کیا ہو

اردو لکھنے کی مشق، محمد اعلیٰ خان

میرزا میرزا حسین خان کاکا کا موقع
کردن کا نہ موقع ہو تو ہوا کا موقع

هر کام که آن وقت می برات می بردم
تم چو می چیداد می طرح بیان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

<p> جو مجھ کو کئی ہین دل او سکودیا کیوں کر دیا زلفت کا فرتری ہلکا آگاہ مین ہوں بیمار محبت نہ کر دیا علاج وہ کس شوخ شکر سے لگا دل انیا </p>	<p> نہیں اوس شوخ کی ہم ناز ادا دانت ور نہ ہم آگے نہ تھو دام بکا واقعت ای طبیبو نہیں تم میری دوا دانت کہ نہ ہی شہر سے وہ آگے نہ دوا دانت </p>
---	---

ہنستے کیوں گل کی روش مانع جہان میں غافل
اے طفل ہے اگر یان کی سوئے واقف

دیکھا اوس قاتل سفاک کو خنجر پہ کفت
 می کشتی کو کون آیا باغ میں آئندہ
 ہم برد آفسوں کے دیکھتے ہیں عشق میں
 خون کی تو فہزاروں ہیرا ہن داؤد
 بیکے دریا میں سرد سو کا کر اشک کرم
 آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے بن میرا

دیکھئے قسمت کا لکھا ہوگا اور سن کیا ظفر
ہو و گیا اعمال بد کا اس نے جب فقر کہتے

ہر رقم میں اسکا انداز رقم مختلف
 وہ جو پاس آنگاہین تھا جسکے باا
 زو برو عارض کے تیرے رشتہ خورشیدی
 جو قلم سے او سکے نکلا یکساں ہی مختلف
 کچھ مزاج اذکا بہت آگ سے کم ہی مختلف
 صاف مثل نور شمع صمد ہی مختلف

یہی نوین است کہ میں تم ایک تر کلیف
میں دنیا کی طرح دولت کے ایک سے کلیف
پن کر کے مجھ پر کیا ہے اس کا رنج و غم
وہ سب کچھ نہیں عالم کوئی دیکھ رہا ہے
دولت کا جلد بوم جا ہی گا وہی تر کلیف
سجھر بنی ہوئی ایسی کہ ختم کلیف

<p>تکلیف کے ہم نہ کھنڈے گا اور کچھ قاصد ہر پہل عشق کے آرام ایک دم میں تو یہ جان کنی جو بڑا کام مشکل اور فریاد اس قربان عدم کی خبر خدا جاسے ترا کہ تیرے ہیست میں عشق کی نامہ قدم سچے رکھے دل رچھبت من جو دیکھیں تیرے دل میں رتاؤں کی</p>	<p>کرنیے خط میں رقم اپنی بکلیت کرے ذرا جو میان ہر سچ دم کینہ کہ اس کو اپنی میں کینہ ہم ککلیت کہ اذ کو پین ہو یا جانب عدم تکلیف اور نثار جان پہ جو اس قدر میں ککلیت یہ راہ وہ ہو کہ جو جہنم ہر قدم تکلیف کہ نہ شیخ جی صاحب سو ککلیت</p>
---	--

دیا ہے ایسے ست گر کو دل ظلم سے
 کہ جس سے جان کو ہو پوچھو دیکھ کر تکلیف

روایت تاج چارم

<p>تجربہ شراب عیش کے پتہ پہ چار حرف لایا ایک حرف شکوہ زبان پر نہ چرخ کا جاوے جواب نامہ سلم بھر کے خون سے تو الفت کی شرح کو میں بیا ضیق بہت سیاہ بناؤ تو ہو رقیب کے کوٹھی پہ تم مگر ناحق جو کینہ رکھتا ہو تو مجھے اسے حسب روز ازل سے نام محمد کے اسی ظہر</p>	<p>اور اس طرح کے ہمزہ چار حرف بھیج اے ستم شعار کینے پہ چار حرف دے دیکھنے اپنی کشتے کے سینے پہ چار حرف پھیلے ہیں یہ ہزار سینے پہ چار حرف سن جاؤ میری ٹھہر کے پتہ پہ چار حرف لفت تجھ اور اس سے کینے پہ چار حرف کندہ ہیں اپنے دل کو کینے پہ چار حرف</p>
---	--

Handwritten marginalia in Urdu script, including the title 'تاج چارم' (Taj-e-Charm) and various couplets and notes.

رویت کاٹا جیل سوم

خطا وارڈ کا خط کیا جاوے نامہ پرن
بستر سے دو گنا نظر گاہ یا رکیا کجی
بہر دل کو راہ دل کو کیا مشکل ہو
زبان پر نہیں لانیکے ہرگز حرف شکو کا
یہ کیا روزا سنا تیرے محبوب کا صو امین
خفس سے چھٹکے مرغ ناسواں کیا جاگ لیں
چمن میں ناناہ شکفتن ہو جا ہر غنچہ
بھلا آتا تو روز بجا اگر منسلوب ہے زبا

کہ ہن رستو میں لاکھوں طرح کا خوف و خطر وہاں
 جہاں تک پہنچ سکتی ہو پہنچتی ہو نظر نہ
 تیرے دل کی خبر یہاں تک مرد دل کی خبر وہاں
 ستم کرنا جہاں تک ہو تجھ کو منظور گردان
 پہنچ جائیگا اگر مجھ سا کوئی شور و مہر نہ
 کہ جھڑپ نہ ہن سے جا جاؤ سب کو مگر وہاں
 شیم کا کل مشامین تیری پہو اگر وہاں تک
 ہوا کر اشک لیجائیں مجھ اور چشم ترواں تک

ہمیشہ حضرت ناصح حسین بائیں ہاتھ سے ہن
کبھی تشریف یحیٰ کی نہیں یہ امر طعناں تک

میری در محبت کی کیا تصویر دو لون کی ملک
برتنے نال کی میر کچھ شہرت کم نہیں
میری ہر تہا نہ سنگ و خشت ہے دو لون ہے
قیس سے نیسے کہانی میر مجھ قیس کی
جو لکھا وہ نہیں مجھ کو وہی لکھا دہشت
دو لون و باز واداد من بہن ہی

وہی ملوک اور وہی رئیس و دونوں کی ایک
آتش افروزی میں تو تاثیر و دونوں کی ایک
فرق انہیں کچھ نہیں تعمیر و دونوں کی ایک
یہاں سے ایک اور تقریر و دونوں کی ایک
قاصد کیا ایک قلم تحریر و دونوں کی ایک
قتل کر نہیں سہ تر میر و دونوں کی ایک

[illegible]

پاؤ کیا شکستہ نئی لعل خط و خال کا
کیا غیب سے شوق اسیری میں جو مرغان اسیر
دلکو بکڑا ہی دیا چم ڈاس یار کے ہاتھ
قدریوں الفت دیر نہ کی دمی اذ گشتا
لایا دامن میں گھر بھر کے مگر دیر نہ سک
ہو دنیا کی سبکدوش نہ منم نہ فقیر
دل بلاؤں میں زلف کا ہو کر خواہاں

پہن مائے جوتے لوتے ناک بال کا
بیچکر آپ کو میاں دین جال کا
پھر سکا پھر نہ چکا یا ہو دال کا
جیسے ہو جاوے کم جنس کس سال کا
ابر نیسان دم گر یہ کر دال کا
کبیں کس کی گران و کبیں سال کا
لیتا سودا کوئی ایسا بھی خال کا

ماہ نے جمع کیا سیم طہر مرنے نہر
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اک کال کا

سوز غم میں یہ ملا اذیت بڑی پیر کے پھل
باغ عالم میں ہن جو مرد کو خواہاں نہر
کھاڑی ہن شاخ گمانسہ تری ہی پیر کے
باغ دل میں شجر آہ لگائے ہن
ہے ذوق سب کا پھل اذوق پیر کے
رکھو اس باغ میں فیض کیا حیرت نہر

دل جگر و دلوں کے عاشق دلا کے پھل
پھول بھیا پیر کے نہیں شمشیر کا پھل
دل مرا جان مکان کو ہر تر کے پھل
لیکن افسوس لگو نہیں تاثیر کے پھل
حال مشکین جو کئی ہن ہن انہی کے پھل
کہ نہیں کھاتا کوئی نخل جو نصیر کے پھل

پھل ستارہ کا منجھ سے طہر کیا پوچھوں
سب وہ کرتے ہن موافق مری نصیر کے پھل

وہ کیا شکستہ نئی لعل خط و خال کا
کیا غیب سے شوق اسیری میں جو مرغان اسیر
دلکو بکڑا ہی دیا چم ڈاس یار کے ہاتھ
قدریوں الفت دیر نہ کی دمی اذ گشتا
لایا دامن میں گھر بھر کے مگر دیر نہ سک
ہو دنیا کی سبکدوش نہ منم نہ فقیر
دل بلاؤں میں زلف کا ہو کر خواہاں

پہن مائے جوتے لوتے ناک بال کا
بیچکر آپ کو میاں دین جال کا
پھر سکا پھر نہ چکا یا ہو دال کا
جیسے ہو جاوے کم جنس کس سال کا
ابر نیسان دم گر یہ کر دال کا
کبیں کس کی گران و کبیں سال کا
لیتا سودا کوئی ایسا بھی خال کا

ماہ نے جمع کیا سیم طہر مرنے نہر
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اک کال کا

سوز غم میں یہ ملا اذیت بڑی پیر کے پھل
باغ عالم میں ہن جو مرد کو خواہاں نہر
کھاڑی ہن شاخ گمانسہ تری ہی پیر کے
باغ دل میں شجر آہ لگائے ہن
ہے ذوق سب کا پھل اذوق پیر کے
رکھو اس باغ میں فیض کیا حیرت نہر

پھر تے ہین مہر و میر جو گردن
کھول دیتے ہین میر نالہ آہ
پہونچ منزل پہ ہنسراور ہم
جاؤ غماز کی نہ باتوں پر
یہ جو تم دیکھتے ہو غفلت میں
مہر کیا ذرہ کیا کہ سب میں
شمع میں ہے وہی تجلی نور

خاطر اس سے نہ گزریا دہ کلام
کہ وہ ہے تہذیب و تمدن کی قسم

کلیں گے یہ اگر تیری خزیوں کے کام
 کام کرتا شرفا کا جو فلک ہوتا شریف
 طمع و حرص ہوا ذکیا انسان کو خراب
 دولت عشق ہے سینہ ہوا ہر خاشا
 کرتا ہے حسن کی نیر سے اب تو جو قسم
 روش نقش قدم خاک میں ملے ہن سدا

اسے طغرائیک بھی کام اوسکا قرنیہ سے منو
بے قرنیہ کرے گر لاکھ قرنیوں کا کام

[illegible]

بروانہ لوگناؤ جلاؤ جو اپنی جان
اے اور کی کوئی شمع شمسان کے تہم

کھٹکا ہر قسم پطرس غشت میں
رکنہ اپنا دیکھ بھال کے احسا راہر قدم

دوستی جو مجھ سے دل سے دور کرتی ہیں تم میں یا تو نہ دیکھا ہرگز نہیں ملتے تو گریا	بہمنی ان کا دل سے دور کرتی ہیں تم انہ سارے شیریں شامی سے دور کرتی ہیں تم
سچ کہ خاطر سے کیا گذر دل پر دانہ کی زیر شمشیر ستم بھی لے کر دیتے ہیں دعا	پیارے جو اس سے محفل سے دور کرتی ہیں تم کیا محبت اپنے قاتل سے دور کرتی ہیں تم
دلکش بل کھاؤ بابا سو پھر دھسار پر محبوبت پر نمان ہو خوش آئی دیں	آرزو دوسرے کی تہل سے دور کرتی ہیں تم ہم ہیں عاقل بل خاطر سے دور کرتی ہیں تم

دل قدر اے ہیں نام مخدوم پرانہ طغر
غش اپنے پر کمال سے دل ستر میں ہم

اردلیت میسم جلی چارم

دیکھان ڈان کہ تھو دن تیر پاس تم لیا ستم پر بھیجے ہیں جو دشمن تھیں	سننے بھی اگر نہیں اک بات میر پاس تم بھیجے رہے ہو وہی غات میر پاس تم
تیا ہون اجرت میں انعام میں عاقبت کلیفنی جو تھو زوشی کہ سنیات اگر	لاؤ ہو خط ادس کا کیا نیرات میر پاس تم تو گدا داک برس سات میر پاس تم
قائل سے پڑستہ کا ہوتا میر پاس	اڈکو پاس روں کے ہوا ورات میر پاس تم

انکھان ہر قسم کے ہوا ورات میر پاس
انکھان ہر قسم کے ہوا ورات میر پاس

ساقی مری بہ کر کھڑیلے مین باؤن
پر دستار زخمی کو سنین آب بقا کی
جیسا کہ دل سوختہ ہوا پنا فری وار
بو بھونہ یہ تم بوی لیے کہتے غری سے
چھٹا ہر فر عشق کا ہر کسی مانع

اگر جوہر متا آئیگا سحابیہ فروری میں
رکستی پڑتی تیغ کی آب ایسے فروری
رہتا ہر کسان بلکہ کیا ایسے فروری
رہتا ہر کسی یاد حساب ایسے فروری
آذینین ہم فائدہ خراب ایسے فروری میں

ہو تو ہی نشہ کیونکہ نہ کھل جاوے

رہتا ہے ظن ہے کہ وہی حجاب سے مراد ہے

دھکے بن نیلے دیشمین سکاں بہت بکیر
 جالی دیوانو کا اپڑ پوچھنا دشت
 ہر قدم پر تیرے انداز حرام ناز سے
 آشنائی کا بھر دسا کیا تمہاری ہونٹ
 اس چین میں میری برقی نالہ جانسور
 محفل عشرت میں بھی اوس حق شاکر کی

اور نہ کہ تیرے تو مسافر یاں نشان ہتھوں کے ہیں
 میں نے انساں اور تو کو زبان ہتھوں کے ہیں
 دل کی پیر یا مال و سرور ان ہتھوں کے ہیں
 ہو چکے آپہ آشناء و مہر ان ہتھوں کے ہیں
 جاگتے اور ہمیں فرشتاں تو ان ہتھوں کے ہیں
 کھنکھاتی ہر منہ ہتھوں کے ہیں

عشق من ادا ہو گئے ہیں یہ نہیں اک دلفگار

چاکر شنبه و نایب شکر کمان بتون کمان

گفرایمان ملا اس ملک مستی بین بین
کردیای ہی تھا کہ سیدارنے ہلکو خراب

حق پرستی با کلام آبی مت پرستی زمین
هوش باریا کیا جلد پرستی زمین

۱۱۹

<p>ساقی مری تو بکھر تیلے مین بائون پروتا کر زخمی کو مین آب بقا کی جیسا کہ دل سوختہ ہوا پنا مری وار پوچھو نہ یہ تم کو سیلے کتے مری سے چھٹا ہر مری عشق کا ہر سیلے ناسخ</p>	<p>اگر جھوٹا آئیگا سحابی مری مری رکتی ہر تری تیج کی آب مری مری رہتا ہر کسان بلکہ کیا مری مری رہتا ہر کسی یاد حساب ایسے مری مری آؤ مین ہم خانہ خرابی مری مری</p>
<p>ہو ذبی نشہ کیونکہ نہ کھل جاو دہے رہتا ہے طشہ کوئی حجاب ایسے مری مری</p>	<p>اگر نہ کہ تو سارے یان نہ ہوں مری میں انساؤ اور نوک زبان ہوں مری دل میرا مال و سرور ان کے مری ہونے کے آپا شاعر مری مری جگہ کے اور ہمیشہ نشان ہوں مری کٹ گئے مری مری شمع مری مری</p>
<p>عشق مری ادس ماہ کے مری مری جاکر سینہ کے نظر شعل کتان ہوں مری</p>	<p>اگر مری ایمان ملا اس ملک مری مری کرو یا ہی تھا کو نپدارنے ہوں مری</p>

دو گھڑی کیلئے گھوڑے یا ناگ اور دو مہینہ تمام چاروں کے رستے چھوڑ دینا

ایک دن بھی جو ذرا اذکارِ خدا دیتے ہیں

اسے قلعہ بنایا کہ خستیاں و بون

لاغری کیوں تیرا اندوہ کین کی دین
 گو ترا دسور سر گرم فغان ہن جل کین
 یہ حلاوت جو محبت کی سر کی پاؤں تک
 خاک میں بھی جسم جو غافل نہیں ریاض
 جی میں جو میر لکھن قاتل تری سر
 قابل نفرت جو وہ پان مکھو جسکو نین

میں عیان ہو کر دیکھتا ہوں کہ میں کی ہر
 شمع سان گری تڑاؤ آتشیں کی ہر
 بجے فرسب میں ہمارا کس کی ہر
 یہ زمین کی ہر زبان اور زمین کی ہر
 ہوتے ہیں ہر شے ہر گشتہ گشتہ کی ہر
 کھلا کر ہر شے ہر شے کی ہر

آگے اون آکھوں کر سونجی کر سہرا کر سہرا

تورڈالون مارکرامی میں کی

جو سر تا قدم اوس کے میر بہ چین کو کہیں
عز و حسن پر یان ملک انھیں کہ کیا اسکا
تری ہن ناز واد ابھی عجب طرح کے دزد
جو تیر غمناک و الہ ہن نجلو تبا کے ہن
نصیب نہ اون آنکھوں کو نور بنیانی
آئین نہ راہ اصل کی وہ خون گرفتہ کبھی

کجی فلک تو کین اور پری زمین کین
 اوٹھا کر آنکھ کیں دو تیب کون کین
 کین چال نہ دولت و خیر کین
 نہ وہ پری کون کین اور نہ جو پری کین
 ترے سوا جو کسی اور کین کون کین
 جو تیری نازک بہ او تیغ کین کون کین

۱۲۱

دو گھڑی کیلئے کسولے یاں آؤں

ایک دن بھی جو ذرا اندک خاویستے ہیں

اسے ظفر سے ہٹا کر کھنکھانے دوں

لاغری کیون تر و اندوکیں کی ہڈیاں

گو تراد و سور سر گرم فغان ہن جل آؤں

یہ حلاوت جو محبت کی سر کی پاؤں تک

خاک میں بھی جسم جو غافل نہیں رہا کہ

جی میں جو میر لکھون قاتل تری سرح

قابل نفرت ہو وہ یاں تک نہ ہو جسکو لیتن

اگے اون آنکھوں کو توجہ کرے نہ آؤں

توڑ ڈالوں مار کر آمیز میں کی ٹہنی

جو سر تا قدم اس میر بہ چین کو مکیں

عرو حسن ہر یاں تک انھیں کہ کیا اسکا

تری ہن ناز و اد ابھی عجب طرح کے دڑ

جو تیرے تاکو والہ ہن تجکو تاکے ہن

نصیب نہ اون آنکھوں کو نور مبنائی

تکیں نہ راہ اصل کی وہ خون گرفتہ کبھی

کبھی فلک تو مکیں اور بھی زمین مکیں

اوشکا کو آنکھ کبھی وہ نہ سب کو مکیں

مکیں نہ مال نہ دولت وں خیر مکیں

نہ وہ پری کو مکیں اور نہ جو مکیں

تری سوا جو کسی اور حسین کو مکیں

جو تیری ناز کہ بہر او تیغ کین تو مکیں

151

مجلو یقین بر بات مری بھو بھانگے | و شیکے گرا اگر چہ وہ سو بار نبھیں

جس شرح غریب کی کوون دفتر سیاہ ہون
کیونکہ قلم سماوی وہ دود جا رہندین

نہ پوچھو اوس ہر نامہ زبان کی باتیں
 وہ بوستے مہین گویا بے باعث تکلیف
 جو ایک ہو تو کون میں تو صبح تا شام
 نہ کچھ شکوہ مرا جا بجا کہ سب سے ہرین
 تری ترہ تری ابرو مجھ میں یاد آئی
 کیا ہو جس نے کہ بازار عشق میں دا
 کے ہر صفت کو کچھ اس طرح نہیں
 بہنیں دقت ہی کرنے پہ امتحان وفا

وہ گالیان ہی سنا رہا ہے اسے طفلی لیکن
نیکھے خوش آتی ہیں اوس ہر زبان کی باتیں

ترے لیے اٹک کسی اٹکاؤ پر نہیں
 تھکے اٹھاتا ہاتھ کے جھڑکاؤ نہیں
 مشکین بیا کھینچد وٹسکاؤ پر نہیں
 کچھ پیارا ڈگلیوں ہی کی کھڑکاؤ نہیں

[illegible]

بڑا اگر تم کہیں کس واسطے باتیں نکالتی کی
 تیرے کہ لوگ میرے قتل کی جی سے نہیں کہتے

حضرت مرزا جو کچھ کہ انیا تھا اسے کہتے ہیں
جو کو جو زمین کے قائل کہ جہنم میں سرور ہے

طاف محترم اور تفریحی ایک مین و نون
اونہیں جو کہ سب سے خط من لکھ لکھ سکتے ہیں

بلا سحر و جادو ہوتا رہا دل افشا ہر روز زمین
 ہنستا تا ہر ذرا تو عالم رویا میں جوا کر
 بڑا ہر کشتی اقبال کا کار و ناز مانے میں
 مری دیوانگی کا اتر پیرو ہر عجب عالم
 ہزاروں لگی کوشش میں دل نہیں لگتا
 غبار و سناں رکھ دسویں راہ ہر زمین جاتا
 سنا ہر نوح کو طوفان کو یاروں کا نون سے
 لگتا گیسو پہننے کو کہ مثل شمع گھل گھل کر

نہ رو کو مجبور و فریاد فرما تاہو بدین
 بسر کردتا ماری شب تیشا ہر بدین
 مری آنکھوں نے وہ طوفان کیا ہوا ہر
 کبھی رو دین ہنس رہی تھی ہر ز دین
 جو تجھ میں اپنا جی لگتا تو لگتا ہر دین
 اگرچہ میری چشموں سے روانہ رہا ہر دین
 مگر آنکھوں کے اپنی ہنر وہ کیا ہر دین
 بہا جاتا ترا دسوز مہر تیا ہر دین

خفقہ ہر نار و دین جا کر سامنے کس کے
رہا کون اپنے آنسو بولتے تھے والہا ہر روز فی مین

یون سولہ سوز غم سر اٹھا دل کو داغ میں
 رخ پر ترے پسینے کے قطر وں کے ہوا
 ناصح نصیحتیں تری ہم سن چکے بہت

جیسے بھڑک گیا ہو تب راجہ مانع میں
کیا پھول چاندنی کو ہیں متساوی مانع میں
خاموش ہو کہ اب سہیں مانتے مانع میں

ف

۱۳۸
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الطاهر المنيّر الطيب الطيّب
الزكيّ الوفيّ العابد القانت
الغفار الغفران العظيم
الجليل الجبار الباقى
الى الابد والآخرين
امين

<p>خدا کی واسطے اے ہمدرد نہ بود تم تمہارے عشق کی رسوا کیا جہانیں ہیں منہ تمہاری جو تیغ نکلا ہے کے ادا مان</p>	<p>پیام لایا ہے کیا نامہ بردہ ان سنو ہمارا ذکر نہ تم کیونکر اک جہان سے سنو تو میری زخم جگر کے لب دہان سے سنو</p>
---	--

طفت و ده لوبه تو کیا دیگا بر کوئی دشنام
چو تکو بدستش نه او اس شوخ و لسان گشو

کتای کون تیرے کہ خبر یہ گفت نہ ہو
 خاطر نشان نہ دل کی تپو دک فلک کبھی
 آتی پرینہ کی بی عاشت کی تو صدا
 جیت مک کہ خوب عشق میں عاشق خوب
 بہترین و چھڑاں مرے خیمہ تر ہنس
 برحق ہیں جان نثار محبت تامل نہ ہو
 جیت مک کہ تیرے تیرنگ کا ہر دہ نہ ہو
 محفل میں اداس کی گرہیں آزار و فتنہ
 جاری وہ یہ کہ ہو مجھ غر و مشرف نہ ہو
 نازان در خوش آب یہ تو ای صدق نہ ہو

اقترب ہے ہمارا پرندہ دار اسے طفلی
گو وہ اگر نہیں ہے ہماری طرف نہو

اگر ہر دل میں محبت کا داغ اچھا ہو
 کہیں نہ سیر ہو جی می کشون کا اسامی
 ہر دم داغ سرور سوز دل کو نینکلو
 غم کو محبت ہو کس طرح اطلق میں تیرے
 دل اوس کی زلفت کو چر میں گم میرا

خدا کا گھر جو منو ہے چراغ اچھا ہو
 کہ جیب تلک نہ لبالب آیاغ اچھا ہو
 کہ ایک سینے میں تیار باغ اچھا ہو
 مگر یہ جیب ہو کہ طوطی کی زاغ اچھا ہو
 تباہ شانہ اگر کچھ سہراغ اچھا ہو

[illegible]

تیری خرابی تم ابرو دین پر پیدا کرے
دع کرنا جس کا اذیتاں کچھ منسوب رہو

ہاتھ سے جا کر ظف بجھ رہا تھا آری یاد آئی
پر ہر دل گم جسکا ادسکو جیتا واجب ہی ہو

روایت و او خلد سوم

گر ناز و دہش من رکھ جہن کے بانو
 وحشت کو میری دیکھ کے جو جو جوڑی
 اور عشق کیا صلاح دے تیری تیا نہھے
 اتنا آہ و نالے سے اپنے ہلا
 شیریں کو بھر نہو ہوس سہرخی کفک
 یاں تک ہے شوق دشت نو دی کے دوں
 شیطان کو سوچی اپنی اگر خدمت و شو
 لیونکر کل سکے دل وحشی کہ نہیں گئے

دشت جنون میں اتنی ہی دوست نہیں فراموش
بھلا ہوں جو اک ذرا مرے دلوانہ مرے ہاتھ

دوست با هم ہو تو پورے دوستی کے ہر ہر
سچ بن میں کیا کر دے یکسو نہیں کر

کتابخانه عمومی
دانشگاه تهران

۱۳۴
فصل اول در بیان احوال و حال
و در بیان احوال و حال و در بیان احوال و حال

[illegible]

ادعای کار و کاسبی
 ب سوادین کین و کدم
 بیایم آردن دین من
 نین یی چشم و خون
 ریه دور کیم باز
 ظم جی که در خون
 جیستی ای زدی زده

دولت داد جلال

ماہر کوئی نہ ہو جس کو کلام میں دقت نہ ہو
 جس کو کلام میں دقت نہ ہو جس کو کلام میں دقت نہ ہو
 جس کو کلام میں دقت نہ ہو جس کو کلام میں دقت نہ ہو
 جس کو کلام میں دقت نہ ہو جس کو کلام میں دقت نہ ہو

ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو

ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو

تہ چھوڑا پر نہ چھوڑا مٹا غیر کا پیار	ہاں تو کھا گیا یہ غم بھلا مانو ہر مانو
مٹھاری دوستی میں مر گئی لاکھوں زخم	تھیں ہو دشمن عالم بھلا مانو ہر مانو

برون کو منہ لگاؤ ہو بھلو نسیم کو نفرت ہو	ظن سے مر رہی بس غم بھلا مانو ہر مانو
--	--------------------------------------

تھو زلف شیکمں کی کسی بندھا مجھ کو	ہبان میں نظر آتا ہی اک نہ صیر مجھ کو
کنا بیل نے عشق گل میں حاصل نہو مجھ کو	کہ غم میں سجا کر چکیاں یہ آڑا مجھ کو
کسی رت تو میں درخت پہنچ کر جان بک	بھا کر دوش ہی پر تلے بار صبا مجھ کو
اکوین غیب سے کیا آگیا اک دل پہ مکا سا	ترا جوڑا جو شب یاد آیا مہ نقا مجھ کو
مردنالہ دل نہ بھری ہن کان اپنے تو	تردی چھو منع جن خوش آئیں کیا مجھ کو
محبت کو جو دل اتبا میں سہل سمجھا ہے	نظر کھینچا دہی آتا ہی اسکا اتھا مجھ کو

مرا اس عشق کا وہ ہے کہ جس سے سب مر بیوے	میں ہے یاد دنیا کا کھنکھائی مرا مجھ کو
---	--

یوں ہیں ان پر ہم نہ رہو تو ہو دو	جو ہم ہمہ موجود جنہا ہو تو ہو دو
بتوں پر زار ہو گر ہم نہ رہو تو ہو دو	تھیں بھر گیا گنہگار ہو تو ہو دو
اگر ہم باطل زلف دوتا ہو تو ہو دو	کے کیا کیا گرفتار ہو تو ہو دو
لمبیکے لمبوس آسائے میدان محبت	اگر ہم کشتہ تیغ جنہا ہو تو ہو دو
درا آئیں سنی ہر قتل عشاق تک نے	جو لاکھوں فتنہ شریا ہو تو ہو دو

ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو
 ہر کس کو کلام میں دقت نہ ہو

جی لکے کیونکر کیں اپنا جست تری	اک خدائی ہو کیا دل و منم برداشت
جان اپنی اوٹھا دیستم کش کیون نہ پاتہ	اگر شکر تو جو ہو تیخ مستم برداشت
ہو گیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے	لیکھم کا غم مرے نا، کیا غم برداشت

کسکو برداشت اتی کسکا عشق میں یہ حوصلہ
ہو طوفان کی طرح جو رنج و الم برداشت

توڑ کیا جاڑ نکالا ہے کدھر کا رستہ	تیرے گہر سے گہر سیدھا گر گھر کا رستہ
رکھ قدم راہ محبت میں سنبھل کر اپنا	دیکھ لے دل کہ یہ ہو خوت و خطر کا رستہ
وہ نہ آیلو شب عدو تو ہم مسیح تلمک	سنبھلے دیکھا کیسے اوس شکر کا رستہ
نہ کراہی پر دہ نشین وزن دیوار کو بند	دیکھ رہے دی کھلا تو یہ نظر کا رستہ
تاماہ شوق کی تاثیر سے فاصلہ ہے	ٹپے گھر می بھرتی کیا آٹھ ہر کا رستہ
چارہ زخم کو سینے کے لگامت مانے	بند ہو جائیگا فریاد جگر کا رستہ

پاسبان چنگے تری کہ سبے میں نا کھون لیکن
روک سکنے کا منین کوئی ظفر کا رستہ

نجل ہے دیکھ کے ابرو دہاں کیسا کچھ	اسی سے جاڑ کہ ہو جاں کیسا کچھ
فلک کے منے تار تو کر نہ معلوم	کھنڈ نہ یہ کہ تو اس رخ کا حال کیسا کچھ
جو دوست تھے وہ ہیں دشمن عجیب تماشے	ہوا دیو گھوڑا سا رخ کا حال کیسا کچھ
مری زوال سے جاں لوگماں کو بیر	زوال یہ تو ہو گا کمال کیسا کچھ

Handwritten marginalia in Urdu script, including phrases like "جی لکے کیونکر کیں اپنا جست تری", "جان اپنی اوٹھا دیستم کش کیون نہ پاتہ", "ہو گیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے", "کسکو برداشت اتی کسکا عشق میں یہ حوصلہ", "ہو طوفان کی طرح جو رنج و الم برداشت", "توڑ کیا جاڑ نکالا ہے کدھر کا رستہ", "رکھ قدم راہ محبت میں سنبھل کر اپنا", "وہ نہ آیلو شب عدو تو ہم مسیح تلمک", "نہ کراہی پر دہ نشین وزن دیوار کو بند", "تاماہ شوق کی تاثیر سے فاصلہ ہے", "چارہ زخم کو سینے کے لگامت مانے", "پاسبان چنگے تری کہ سبے میں نا کھون لیکن", "روک سکنے کا منین کوئی ظفر کا رستہ", "نجل ہے دیکھ کے ابرو دہاں کیسا کچھ", "فلک کے منے تار تو کر نہ معلوم", "جو دوست تھے وہ ہیں دشمن عجیب تماشے", "مری زوال سے جاں لوگماں کو بیر", "اسی سے جاڑ کہ ہو جاں کیسا کچھ", "کھنڈ نہ یہ کہ تو اس رخ کا حال کیسا کچھ", "ہوا دیو گھوڑا سا رخ کا حال کیسا کچھ", "زوال یہ تو ہو گا کمال کیسا کچھ".

۱۲۴
 ہر ایک کی طرف سے ایک ایک کلمہ لکھ کر پھر اسے پھاڑ کر پھینک دیا جائے تو اس کا اثر ہے کہ جو شخص اسے پھاڑے گا اس کا دل بے پروا ہو جائے گا اور اس کا دل کسی اور کی طرف نہ لگا سکے گا

یہ کھینچ کر کسی سے بھینچ کر خاتمہ قدر نشہ

کہ جس سے ہو ترا مشہور نام بیوہ
 یہ کہ خیال میں صبح و شام بیوہ
 ہوا ہر خالق کا کیون از و حام بیوہ
 بغیر بادہ ہر میسناد جام بیوہ
 ہے ایک لاف کوئی خوشخرام بیوہ
 کر گیا عرض نہ کچھ یہ غلام بیوہ
 کلام کرتا ہر بیان لا کلام بیوہ
 ہمارے عشق میں ہیں دونوں کام بیوہ

نہ کہ ہر ایک سے نو وہ کلام بیوہ
 نصیب ہو گا نہ ہرگز وہ بوسہ بیوہ
 تر و شیبہ محبت کی نقش پر قاتل
 جو اشک خون سے نیا ہر دیر و دل
 تر و تروام کے آگے عزت نہ جھڑ
 جو دل میں آسوز یاد و محک و حشر
 نہیں دہن میں ہر غنچہ لب کی جان
 نہ کچھ یہ گریہ حاصل آہ و نالہ

جو ذکر تیری کچھ ہے تو ذکر خدا
 بغیر اسکے ہیں باتیں تمام بیوہ

کہ گیسے ہاتھ سے تو طراقی سے شیشہ
 ہوا نصیب کبھی اتفاق سے شیشہ
 لے کر جام سے کیا اشتیاق سے شیشہ
 بھر لیا ہر یزیر لفاق سے شیشہ
 تو آؤ نرم میں اک طمطراق سے شیشہ

نشہ میں کس سے اتفاق سے شیشہ
 ہیں تو جام سے پرالتا ہر باساقی
 بہت توں میں جھوٹی ہر نرم وصل
 نہ کہ فلک سے طلب شربت محبت کی
 اگر اشارہ ہو کچھ چشم مست ساقی کا

ہر ایک کی طرف سے ایک ایک کلمہ لکھ کر پھر اسے پھاڑ کر پھینک دیا جائے تو اس کا اثر ہے کہ جو شخص اسے پھاڑے گا اس کا دل بے پروا ہو جائے گا اور اس کا دل کسی اور کی طرف نہ لگا سکے گا

176

چند آگ محبو قلوب من در حیات سابق
در بام ذکا و نگو بام متراق سابق
دوران - پس سلسله جاده انقلاب
نکته تاریخی تاریخ تار باب سابق

مے کے نشہ میں لکھنؤ اور اک نغزل غلام غفراب
ہر شعر حکا سیکھے ماما آپ داتا ساتی

سچا اپنا اندرون میں شہساز ساقی
 آنکھوں میں مجھ کو دین ہم فتنہ ساقی
 شہساز سچا جام حساب ساقی
 لایا ہوں تیری خاطر جام شراب ساقی
 جو یاد نوہ شہساز کو یاد رکھا ساقی
 سوچ نہیں کو بھی پر تیج و تاب ساقی
 پیچھے ہٹ کر دل ہم جا شراب ساقی
 لایا جامہ گرہن با ہم رقص و حیا ساقی
 پیپ صبا نہ لکنا اب اشتباہ ساقی
 ساغر میں ہر روز نہا چشم مرآب ساقی
 شیشہ پر عین ناہ مست خواب ساقی

کیونکه نه گشتی در هر دم در حجاب ساق
و در جام گل من بھر کر صبا ناب ساق
اس ابروین خوش آو و کینه کنه سیر
سخت دل برشته تر گان به به نهین
ابر و کاتیر جلوه دیکسایه و شایه او
سنبیل و کیا پریشان و دیگران ی
ساغر گشتی بهاری مت پر چه تر بهرین
جیزلنت رخ کو تیر و دیگر به به کی در
اسرا بر این دایه دل کو گمانه بهر
تجربین ملک با به چه به به به به
ساغر گشتی ظاهرین اش و به به به

یاد آتی ہے اور اس آئینہ

نمودہ اب شیرازیان بحرین میں یہ پتھر
جزیرے کون جڑتے منہ یہ کرم بانی کے

مستقل ساغر کماشیتے ہیں یہ دھندلے پر
پیٹ میں بانی ابھی کبوتر نہ بادل کا پر
داغ انگاروں کے سینہ میں منتقل کے پر
بوجھ سے لپکے میان ہر خونہ ہیکل کے پر
قند لب کد در میان میں ہم ہی قتل کو پر
کل میں تو فرشتے کے سطح مائل کے پر
آبے دریا کی چھاتی پر میں جیل کے پر
پارہ یا قوت ہیں اسن میں فیل کے پر
اب تلک سے سوختی پیا رتم جان کا کو پر
نوح تیر دکان بات ای پیٹ کو ہاکی پر

یاس داغ دل کو سو غم کی دین چھلکے
 دیکھ کر اے مردمان اس شرمگاہ کو مر
 اپنا ہر وہ سینہ سوزان کہ جسکے رشک
 کیونکہ میں آغوش میں کھینچوں سو جسکی کمر
 سب ہو سیراب آبِ تیغ اور قاتل
 تو ہی گراں بخواب ہو ہے نہ اے آرام خان
 مت جابا دیکھو سمجھ کر تو میں سے شک نہ
 فیض سے خون کٹ کے پا ہمارا خون
 کیا میں نے چھپا بہت مجھ معلوم ہے
 بوئے ماتھا کوٹ کر آخر کہا ہے پر کہا

سجہ گوہر کی کنیہ خواہش ہے ہکواؤ ظفر
ہین گلین مارا نے یاں مسلسل کی دیر

ہے یہ طوفان کنی ہمایو کھڑے
 جس کھڑی رہے رکھوں کر بیٹھ گئے
 تیری پہلو میں دراز شک قمر بیٹھ گئے

چونکہ یہ سب کچھ دیرہ تربیہ
دیکھنا ہم نہیں آؤ گئے کے میان ملک
نیا ہوا ہو خنیا دل پر داغ جو ہم

[illegible]

جگر اور دل کی کیا پوچھو ہے میں یہ ذکر جانے دے
کون کیا خاک اسے نافع شکایت اس میں دو کی ہے
الم اور غم سے جو گزرے جگر پر منجھ نہ کھلوا دے
نہ پوچھو آہ کیا حاصل شکایت اس میں دو کی ہے
کون کیا شمع اور گلگیر کا نہ گور میں تجھ سے
سہرا پایا شاہد محفل شکایت اس میں دو کی ہے
حقیقت ابرو و ترکان کی اپنے پوچھ مت ہر دم
ہین لکھو کے یہ قابل شکایت اس میں دو کی ہے
کیا جو تیغ و خیزنے ترے سودل ہی جانے ہے
زبان سے کیا کون قاتل شکایت اس میں دو کی ہے
دکھایا اور سنوایا جو کچھ ہے دیدہ و دل سے
خلف کس سے کون شامل شکایت اس میں دو کی ہے

ہو رہا ہے نشہ جام و گلگون بچھو بہ ہفتا ہر کون شہر عشق میں مجھ کو خاک میں لمبا لنگا اے سر گلشن تو بھی ایک عالم تھا ترا ازل و ابد سادہ رو اشک کو کیونکر نہ اپنے ہو چاہیں	شیشہ دل ہو بہت نازک نہ کیونکر دین بچھو اک دیا تقدیر فرما گوشتہ ہامون بچھو گرد کھلاو بوز را وہ وہ قامت ہو زون بچھو آئینہ فر کر رکھا ہوا پناہ مفتون بچھو حق تعالیٰ فر دیا ہر وہ لب میگون بچھو
--	---

جگر اور دل کی کیا پوچھو ہے میں یہ ذکر جانے دے
کون کیا خاک اسے نافع شکایت اس میں دو کی ہے
الم اور غم سے جو گزرے جگر پر منجھ نہ کھلوا دے
نہ پوچھو آہ کیا حاصل شکایت اس میں دو کی ہے
کون کیا شمع اور گلگیر کا نہ گور میں تجھ سے
سہرا پایا شاہد محفل شکایت اس میں دو کی ہے
حقیقت ابرو و ترکان کی اپنے پوچھ مت ہر دم
ہین لکھو کے یہ قابل شکایت اس میں دو کی ہے
کیا جو تیغ و خیزنے ترے سودل ہی جانے ہے
زبان سے کیا کون قاتل شکایت اس میں دو کی ہے
دکھایا اور سنوایا جو کچھ ہے دیدہ و دل سے
خلف کس سے کون شامل شکایت اس میں دو کی ہے

بہارِ رمانی صفا
 چہرہ دہی ہی ہے نہایت
 سیر کی جاہر کو چہ ہستی
 خیر ہو دل کی آج آہ کیسا
 کیا پیش ہے کہ شعر بھی دے
 لاش پہ میری منہ پہ عالم کی

کیون ہوا بوریا نشین زاہر
 سیر کی جاہر کو چہ ہستی
 خیر ہو دل کی آج آہ کیسا
 کیا پیش ہے کہ شعر بھی دے
 لاش پہ میری منہ پہ عالم کی

زخمِ دل پر نہک فتانی
 اسے طفاک نہ نکلتا ہے

شمشیر پر ہنہ مانگ غضب بالونکی چمک پھر ویسی ہی
 جوڑے کی گندھاوٹ تھر خدا بالونکی مہک پھر ویسی ہی
 آنکھیں مہن کٹوراسی دکھ ستم گردن ہر صراحی دار غضب
 اور اسمین شہاب سرخی پان رکھتی ہے جھلک پھر ویسی ہی
 ہر بات میں اوسکی گرمی ہر بند میں اوسکے سوچی ہے
 قیامت ہر قیامت چال پری چلنے میں ٹھہرک پھر ویسی ہی
 گر رنگ بھیجھو کا آتش ہے اور مینی شعلہ ہر کش ہے
 تو بجلی سی کوندی ہر پری عارض کی چمک پھر ویسی ہی
 تو خیر کچن دو غنچے مہن ہر نرم شکم اک خرم گل
 باریک کمر جون شاخ گل رکستی ہے پچک پھر ویسی ہی

اس میں حرفت بانگلتا ہے
 غیر بھی آشنا نکلتا ہے
 کچھ دھواں تو بانگلتا ہے
 کچھ ٹڑپتا ہوا نکلتا ہے
 خسر تا خسر تا نکلتا ہے

وہ کہہ دے دل میں عبادت ہے
 اور سیر کی جاہر کو چہ ہستی
 خیر ہو دل کی آج آہ کیسا
 کیا پیش ہے کہ شعر بھی دے
 لاش پہ میری منہ پہ عالم کی

ادب کی طرف سے دہن پھر ویسی ہی
 اور اسمین شہاب سرخی پان رکھتی ہے جھلک پھر ویسی ہی
 ہر بات میں اوسکی گرمی ہر بند میں اوسکے سوچی ہے
 قیامت ہر قیامت چال پری چلنے میں ٹھہرک پھر ویسی ہی
 گر رنگ بھیجھو کا آتش ہے اور مینی شعلہ ہر کش ہے
 تو بجلی سی کوندی ہر پری عارض کی چمک پھر ویسی ہی
 تو خیر کچن دو غنچے مہن ہر نرم شکم اک خرم گل
 باریک کمر جون شاخ گل رکستی ہے پچک پھر ویسی ہی

وہ کہہ دے دل میں عبادت ہے
 اور سیر کی جاہر کو چہ ہستی
 خیر ہو دل کی آج آہ کیسا
 کیا پیش ہے کہ شعر بھی دے
 لاش پہ میری منہ پہ عالم کی

اڑادے خاک عاشق کی جہدم لکھے تھے وہ جو خط غیر مذکو تو نے عجب کیا بکراشت میں مرانام تھمر نے دے ہی تو کسکو جو کوئی ترے دردمدائی سی بھری ہی	غمان تو سن چالاک پکڑے گئے آج اعریت بیباک پکڑے جوسنکرکان ہر پیراک پکڑے زمین کے گزشت افلاک پکڑے ٹیلیا عاشق غمناک پکڑے
---	---

طف کے سر سے کب نکلے ہے وہ شا
کہ حبیب صاحب ادراک پکڑے

لرکین کا وہ تیرے سن یاد ہی نین بھولتا کوئی مہبود کو جو ٹھہرا ہی روزاد کے آنیکا یان نین بھولتا دے عاشق ترا نہ کراستمان ہمنے یہ کھدیا گئے بھول سب عیش دنیا کر ہم	ترے روتے جانے کا دن یاد ہے اد سے کرتا ہر انس جن یاد ہے دلاروزگن یا نہ گن یاد ہے تری ایک پل ایک چن یاد ہے ہمین تو وہ اسے ممتحن یاد ہے نین کوئی بھی یار بن یاد ہے
---	--

طف کو ترے زلف و رخ کے سوا
نین اور کچھ رات دن یاد ہے

مسلمان چاہن گرساری کہ چھوڑے ترے صید محبت ہو چکے ہسم	نہ چھوڑون بت خدا ماری کہ چھوڑے کری تو دج ای پیاری کہ چھوڑے
--	---

یہاں پر کئی اور کتبیں لکھی ہیں جن میں سے کچھ کاغذ پر ہیں اور کچھ پرانی کتب پر لکھی ہیں۔ ان میں سے کچھ کاغذ پر لکھی ہیں اور کچھ پرانی کتب پر لکھی ہیں۔ ان میں سے کچھ کاغذ پر لکھی ہیں اور کچھ پرانی کتب پر لکھی ہیں۔

چاہیے پر چہرہ تیر کا دل کی کیا اونکری لیے	پارہ دل قاعدہ شک ران لہجائے
جیکہ چمکنے کے تو خورشید درخشان بھی نور	اے فلک شمع آہ و نمان لہجائے
کرتے ہیں فکر غارت میں بسر جوانی عمر	ایکھا اوٹھا کر اپنے سر پر دیکھ لہجائے

اے طغیہ بتر و خاموشی خدا جانے کہ تو	کیا کھینکا اور وہ دین کیا لگان لہجائے
-------------------------------------	---------------------------------------

اردلیت پار نکھاتی جلد سوم

گینگا سا قیا کیا مجھ پر یوازی کے پیمانے	کہ پی جاؤ گامین سی بین پانڈ کے پیمانے
تسلی محبت کے ہاتھ ٹوٹیں اسکے ہاتھوں	ہزار دن ہی گھر ٹوٹ آج مینا کی دیکھ پیمانے
یہ سمجھو آبلے انکو کہ ہر تیر جو ادلی	تو میں اندھ بھی ہو یہ دل کے کھانکھان پیمانے
جدائی میں تری میں تیر ہر سو ادلی ساقی	شراب خون دل بھر بھری جاؤ پیمانے
اڑاؤ مرغ دل کو اور بر بندوں کے لیے رکھو	سدایانی ڈیسا سد داؤ کے پیمانے
ترمی آنکھوں کے بیاروں شرب کے غوص ظالم	بے زہر لب سے بھر کر دوا خانے کے پیمانے
دل پر آبلہ وہ خوشم انگور ہے میرا	کہ بھرتے آبلے ہیں جبکہ ہر داؤ پیمانے
نہیں آنے کی جب تک آخاک اپنہ ہیکہ	کبھی ساقی نہیں منجا رہوئے کے پیمانے

مے عیش و طرب کا ایک قطرہ بھی نہیں ساقی	طقت آسمان میں یونین دکھاؤ کے پیمانے
--	-------------------------------------

آج بوسے پر لڑائی ہو تو رہ گئی	سیر اونکریا تھا پانی پھرتے رہ گئی
-------------------------------	-----------------------------------

Handwritten marginalia in Urdu script, including couplets and commentary, written diagonally across the page.

تردی بیاغم کا حال یہ ہے ناتوانی سے
اوٹھایا جاتے ہو تم حیا کا آنکھ سے پرہ
عد و ستھ نہ چڑھ رہا لیکن اکثر بات جاتی
چھٹا یا سر نہیں ہے جس تیری زیر تیغ اپنا
نہیں ہے اس چمن میں گر بلند ہی ساتھ سی

نہیں کہ سکتا دست پر کرتے سے اونچی
جو باندھی ہے جسے کھول کر پڑھو اونچی
وہ دھڑکی سے اونچی ہے اور دھڑکی سے اونچی
کب اس کی گردن اچھڑا کر پڑھو اونچی
کہ ہوتی بڑھ کر کہیں شاخ شجر پڑھو اونچی

ہوا منظور پردہ ہمسر جو دیوار پردہ سے کی
بنائی اندون اور سو ظفر شے سے اونچی

بال زلفوں کے جوہ منہ پر کھیرے آئینے
چھوڑ جائیں گے نہیں تنہا تجھ سایہ کی طرح
کوئی قاتل کو چاہے ہن پر بجا لائیں شکر
شام بھی ہے کو آئی کیا سبب آتک آؤ
شہرہ آفاق ہو گئی ایسی بھون ہزار
لیکے تباہ تو ان دیر و خرد سب لوٹ کر

روز روشن میں بھی گویا منہ اندھیر
تو جدھر جائیگا ہم بھی ساتھ تیرے آئینے
ہم ستا پھر کے جس دم اڈیر آئینے
وہ تو ہے کہ گھر تو ہم سویر آئینے
ذہن میں ہے نہ آئینے نہ میرے آئینے
کیا خبر تھی کہ وہ ایسے دھیر آئینے

ایک طرف جب آئینے ہم بھر کے کو سے یار سے
ریخ و نعم چاروں طرف سے کہ گھر آئینے

وہ تو آج قاتل آئینے کہیں جائیں گے
کھینچ لیں گے جو کہ دنیا کی طمع سے اپنا ہاتھ

گھر میں بیٹھ گھوڑی کاغذ کی نوینیں
پاؤن اپنی ان وہی ام سے کھیل آئینے

Handwritten marginal notes in Urdu script, including the phrase "وہ طبعاً باقی ہے" (That is naturally left).

ہر روز امتحان آئے کاکس سکیں اور ساقی دل سووا زود ہووے پائندہ یلا کیوں ہزاروں روز آؤ ہین ہزاروں روز جانی غنیمت جان آئیسی تو نرم عشرت	ہمیشہ نرم میں چہچم جام مل کشادہ اوہر زلفین کشادہ ہین اوہر گل کشادہ تا شاہی رہ بحر جان ذیل کشادہ اکوتی دم گردان خندہ قفل کشادہ
--	--

طفر چشم کشادہ کار رکھ مشکا کشا سے تو
کہ کرتا دم میں وہ مشکل کے عقد گل کشادہ

ما زوا امین کیا بت گمراہ امیک ہی زحسار تیر دونوں ہین تانبہ استغ گندری صاف سینہ نہ آسمان کے پا پروانہ چلکے خاک ہونالان ہو عیب کیونکر کری نہ میری دم مرد ہمدی کہتے ہین راہ دل ہی دل درجہ بھی	وہ تو ہر ایک بات میں داندلیک ہی گر آفتاب امیک ہی تو ماہ امیک ہی تیر لہای عشق مری آہ امیک ہے دونوں کی کس طرح سے کمون چاہ امیک ہے تجھ بن رہا میں تو ہو خواہ امیک ہے حالت سے امیک کی نہیں آگاہ امیک ہی
---	--

فرہاد و قیس سے تری شاگرد ہین طفر

اور شاد فن عشق میں تو وہاں امیک ہی

نہ کر خیال کہ آئی گشتا بہت سی ہی اتنی خیر پوشا مت دل کی آجاسے کمون میں کیا کہ گزرتی ہو دل چاہتہ	ابھی تو شیشے میں موسا قیامت سی کہ ہر ہم آج وہ زلف و تابت سی ہی یہ داستان عم ای دلربا بہت سی ہی
---	--

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, covering the left and bottom margins.

کی تہ سے تہ پر کھڑا ہوں سے دہل یار کی
اسے نطفہ سے لے کر رہی اگر یاری کرتی

واہ کیا طرز ستم تھا بوسہ کبریا دہر
کیسا تہ تو جو اوس مار سادہ زلف سحر
جب سستی تھی تو شکایت بیتیاری کی
مین ہوں ایدون رات ہوں شمشاد کی
بچھکر سنبل کو مین کھاؤں نہ کیونکر چو تپاں
دج کر نیکام مر ڈھب بھر پیا دہ سے

اک جہان پیر ستم کی ترہ پانویا دہر
کیا بچو ایدون کوئی کاڑ کا مٹریا دہر
بات تھکوا ایک بھی دہان پانویا دہر
دہر تھکوا دہر ساقی نہ ساغریا دہر
تھکوا آجاتی تری زلف منہ پانویا دہر
اوس بت کاڑ کو کیا لکھرا کبریا دہر

اسے نظر پڑھتا خط میرا وہ اوس عنوان
غیر کو سہرا تا یا مضمون سنکر یاد دہر

کیا جانے کے پاس وہ گل رانگو گئے
غیر دن کے دیکھ بیان جو تری گرجو شیان
جاسوس بھیجہ راہ مین تھر جیگا دہن
پوچھو نہ حال تھر مر لہو کا صنعت کی
پیش نظر زرد وہ تصور سے بھیج تاک
شاید ساگ اؤ کا کسی سے نیا ہوا
دیکھو نکل ہی جائیگے یہ تھر دہ چشم کے

جیکے جو اپنے گھر سے نکل رانگو گئے
ہم شمع وار زہم مین جل رانگو گئے
قسمت کی اپنی بانوں نکل رانگو گئے
دن کو گری اگر جہ سنبل رانگو گئے
کب سامنے سے چشم کے نکل رانگو گئے
وہ عطر جو ہواگ کا نکل رانگو گئے
طفل مر شک گو کو ہل رات کو گئے

Handwritten marginal notes in Urdu script, including a large section on the left and a section at the bottom.

<p> یہی ترکی تمام ہوتی ہے خیر قتل تمام ہوتی ہے سورہ ایسا پیکر نام ہوتی ہے </p>	<p> یہی کلمہ اس چشم کو بڑترک نکالے کس دن امین غزہ کی مین شائع ہتی ہو فداستہ چرن کی مجنون کو </p>
--	--

پانی پانی میون سے اوسے سفر
کیا سے لالہ فہام ہوتی ہے

نہ سمجھو میری ملک نالہ فغان یہ ہے
 ہزار پہنچے چھائی چھپی او سکی چاہ
 ہمارے دل سے کسان جائیگا غم و لہار
 آباد ابرو پر خشم کو تو ذرا قاتل
 اتنی بند نہواؤ سکتے تیر کار و زن
 سکتے ہر بن موسیٰ بن سیکڑ بن شمس
 چو پہونچ دو دجگر زیر آسمان اپنا
 کرین وہاں ہمہ جہاں ہم کرین وفا و فتنہ

لبند بام محبت کا نزدیکی یہ کہ
جہان میں سنتے ہیں اپنے جہانوں
کہ اوسکے واسطے رہنے کا تو مکان
ہمارے قتل کو شیرا صفات یہ کہ
انہ کو کراہت کر دے کر نابھان یہ کہ
جگر میں عشق کی آتشیں تھان یہ کہ
تو مشہد سب کہ ہو وہ کہ گاہات یہ کہ
ہماری اذکی محبت کا اتھان یہ کہ

عجب نهين جو کين الامان ملڪ ۾ ملڪ
غضب نري آه مشر نشان ۾

گرم لکھون حال دل میں آیا اپنا تمام
اوشی ادھرتے کر رہا تیرا لہن ناتوان

چون خط کو وہ پہچانے لگا تو اس نے
کہ یہ دستور ہی تھا آہ اوٹھا تو اس نے

<p>یہ بھی ترکی تمام ہوتی ہے خیر قتل عام ہوتی ہے سو وہاں پیر نام ہوتی ہے</p>	<p>یہ بھی ترکی تمام ہوتی ہے خیر قتل عام ہوتی ہے سو وہاں پیر نام ہوتی ہے</p>
<p>پانی پانی لبون سے دے گا کفر کیا سے لالہ فہام ہوتی ہے</p>	<p>پانی پانی لبون سے دے گا کفر کیا سے لالہ فہام ہوتی ہے</p>
<p>لبند بام محبت کا نزد بان یہ ہے جان میں سنتے ہیں آج جان یہ ہے کہ اوسکے واسطے رہنے کا زمانہ ہے ہمارے قتل کو تیرا صفہ ات ہے انہی قہر کا سرگرداں یہ ہے بگڑ میں عشق کی آتش نشان یہ ہے تو مستبد سب کو ہودہ کا لہجہ ہے ہماری اذکی محبت کا نشان یہ ہے</p>	<p>لبند بام محبت کا نزد بان یہ ہے جان میں سنتے ہیں آج جان یہ ہے کہ اوسکے واسطے رہنے کا زمانہ ہے ہمارے قتل کو تیرا صفہ ات ہے انہی قہر کا سرگرداں یہ ہے بگڑ میں عشق کی آتش نشان یہ ہے تو مستبد سب کو ہودہ کا لہجہ ہے ہماری اذکی محبت کا نشان یہ ہے</p>
<p>عجب نہیں جو کین الامان ملک پر ملک نخل غریب تری آہ شہر نشان ہے</p>	<p>عجب نہیں جو کین الامان ملک پر ملک نخل غریب تری آہ شہر نشان ہے</p>
<p>گر نہ لکھوں حال دل میں آج اپنا تمام اوشتر ادھتے کر پڑا تیرا لہجہ تمام</p>	<p>گر نہ لکھوں حال دل میں آج اپنا تمام اوشتر ادھتے کر پڑا تیرا لہجہ تمام</p>

کونکے کوئی دنیا میں رہو گیایان کی
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما
کہ زمان قضا بے قید خاص عام آتا
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا
ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا
قطر یہ مرنے زبر کب زبر دام آتا
یار باچھوئی قفس سے بار بار پکڑی گئی
کچھ مری یاروں کے دل سے بار بار پکڑی گئی
پھر نہ ہم سب وہاں سے زلف دوتا پکڑی گئی
ہم گرفتار رہا ہن بے خطا پکڑی گئے
یہ بادی چور کا باد صبا پکڑی گئے
ایسی ساخت تھوڑی تمھاری متبلا پکڑی گئی
کان گلشن میں گلشن کے جوہر پکڑی گئی
ہم کو کراہتے ہیں اے ہوا پکڑی گئے

ہم جو کوئی دنیا میں رہو گیایان کی
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما
کہ زمان قضا بے قید خاص عام آتا
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا

ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا
قطر یہ مرنے زبر کب زبر دام آتا

یار باچھوئی قفس سے بار بار پکڑی گئی
کچھ مری یاروں کے دل سے بار بار پکڑی گئی
پھر نہ ہم سب وہاں سے زلف دوتا پکڑی گئی
ہم گرفتار رہا ہن بے خطا پکڑی گئے
یہ بادی چور کا باد صبا پکڑی گئے
ایسی ساخت تھوڑی تمھاری متبلا پکڑی گئی
کان گلشن میں گلشن کے جوہر پکڑی گئی
ہم کو کراہتے ہیں اے ہوا پکڑی گئے

ہم جو کوئی دنیا میں رہو گیایان کی
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما
کہ زمان قضا بے قید خاص عام آتا
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا

ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا
قطر یہ مرنے زبر کب زبر دام آتا

یار باچھوئی قفس سے بار بار پکڑی گئی
کچھ مری یاروں کے دل سے بار بار پکڑی گئی
پھر نہ ہم سب وہاں سے زلف دوتا پکڑی گئی
ہم گرفتار رہا ہن بے خطا پکڑی گئے
یہ بادی چور کا باد صبا پکڑی گئے
ایسی ساخت تھوڑی تمھاری متبلا پکڑی گئی
کان گلشن میں گلشن کے جوہر پکڑی گئی
ہم کو کراہتے ہیں اے ہوا پکڑی گئے

کونکے کوئی دنیا میں رہو گیایان کی
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما
کہ زمان قضا بے قید خاص عام آتا
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا
ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا
قطر یہ مرنے زبر کب زبر دام آتا
یار باچھوئی قفس سے بار بار پکڑی گئی
کچھ مری یاروں کے دل سے بار بار پکڑی گئی
پھر نہ ہم سب وہاں سے زلف دوتا پکڑی گئی
ہم گرفتار رہا ہن بے خطا پکڑی گئے
یہ بادی چور کا باد صبا پکڑی گئے
ایسی ساخت تھوڑی تمھاری متبلا پکڑی گئی
کان گلشن میں گلشن کے جوہر پکڑی گئی
ہم کو کراہتے ہیں اے ہوا پکڑی گئے

وہ رشک گل چمن میں اگر ایسا ہوا
کرتا چارہ مجھ سے مریض فراق کیا
خندان ہو یوں خراش جگر و خروش دل
بارش کے وقت چمکی بجلی بھی بیشہ
ہو جانیں کہوں نہ انجمن شب تاب کے فروغ
نے گل کی زبان سے نہ سنیم کوئی قرار

بہتر منہ پر کیا جو غنچہ کوئی کھلا
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری
بسطیج آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا اس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

پر وہاں کو ہے عشق میں چلنے سے لپکا
پر دامن کہ شمع فطرت روست یا ہفت

دشت الفت میں گر خار و خار کو تیرے
اپنے تار جیب دامن سے فقط توڑی سنیں
گرا سیر دن کو یوں بین بیاہ تو پھر کجا ہو
وصل کی شب سخت ہو دل پر مہربان
دیکھ خال رو ساقی نہ تو زین آہن میں
تو ذرا منہ اگر تعمیر اچھی کی تو کیا
تیرا مال کیا عجیب گر گنبد افلاک سے
اشک دل در شیشہ و جام سے تو تیرے
بات ایسی بزرگان کیا کہ سے کوئی ظفر

آسمان بھلا لے پاؤں ہوں توڑ کے
تو رمیگا اور خون تار نفس کو توڑ کے
تو نکل بھاگینگے وہ اکرن نفس کو توڑ کے
تو ہنسے تو ہنسینگے دن ہم کو توڑ کے
کیون جلیا ہو نہیں رہیں تو توڑ کے
دبک سبھا بٹنگے اک دو برکت توڑ کے
پھینک دی خوشید کے زرین کلن توڑ کے
زیر بھی چھوڑ دی ہن دست عس توڑ کے
دی جو کر اس جواب تک باروں کو توڑ کے

بہتر منہ پر کیا جو غنچہ کوئی کھلا
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری
بسطیج آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا اس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

بہتر منہ پر کیا جو غنچہ کوئی کھلا
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری
بسطیج آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا اس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

بہتر منہ پر کیا جو غنچہ کوئی کھلا
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری
بسطیج آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا اس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

بہتر منہ پر کیا جو غنچہ کوئی کھلا
کیونکر نہ چارہ ساز یہ میری
بسطیج آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا اس چمن میں کوئی اڑ گیا ہفت

نه هرگز بخت روز کو نیزم. این نیز یکی جایگاه
 هبوطی به نام دان جاگیر. مزار انچه با تهنیت

طشترادس نوک ترگان کاتسواب کین چھوڑو
چھوڑے اپنی آنکھوں میں ہو کہوں غار اپنے ہاتھوں

رکھ کے تم زلف میں شانہ جو ہو پیا پیر
 مہر دشت عشق میں تو ہین سرگردان
 بھرتے ہین غیر کی گردن میں جو ڈال کی
 ای تم نگار اگر ہے نہ تو پھر جاتا
 بحر خوبی جو کیا تو نے کنار اہم سے
 مے از جان جان اک شتر ادل تیرا

دل صدا جاں پہ ہین رشک سوار دی پیرتے
 دن ہین کب دیکھو گردش ہمار دی پیرتے
 تو گلے پر مرخچر ہین نہرا دن پیرتے
 بسطح کا ہیکو ہم رنج کے ماری پیرتے
 غم ہین رو ہو دریا کو کنار دی پیرتے
 ہم نہ تھا اہل جہان ہین سار پیرتے

پاس کب کرتے کسی کاہن طفق و ہمایاک

میری خواہش یہی اپنے ہون اور ماری پھرتے

نظر بھر آج شکل نامہ پر دودن کے آئی
ترے ہاتھوں سے آفت ایک دن آئی شوق
کئی تھی عشق میں جو بات ہو تجھ سے
زہر قسمت کہ میں دوش جاؤں روئے
ہیبت بکل تھا میں دوش تجھ میں عزت
جو دودن آئی تھی بلابل محبت میں

[illegible]

بہار اوس صنم کا عشق میں شریابی ہو
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا

میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا

میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا

میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا
میں نے اپنے دل سے تیرا نام لیا

شراب ناب سے گوا آکھ ادنیٰ سیرج رستی ہے	مگر یہ ہماری چشم پر آشوب کم ہے
ہمارا اوس صنم کا عشق میں شریابی ہے	اگر آگاہ کوئی طالب مطلوب کم ہے
زمین مغلوب ہے اور آسمان ہے گو طفر غالب	
نکلتا کام ہر اوس غالب مغلوب سے کم ہے	
خواب تھا جو زندگی جاہ و شہم میں کٹ گئی	ورنہ ساری عمر اپنی در و دم میں کٹ گئی
حاصل عمر ابداً خضر ہم سمجھ اوسے	جو گھڑی آرام سے نرم صنم میں کٹ گئی
وصل پر تلین بجا دین خاک اور ہمد بھلا	روشنی ملتی ہوئی شب و دین ہم میں کٹ گئی
تمہیں برسوں میں لکھ کر جو کراہی نو خطو	وہ عبارت یکلم مان الیکم میں کٹ گئی
نخل الفت سے تھر ہو گیا نثر حاصل میں	خیر محبت کی تری عمدہ صنم میں کٹ گئی
اوسو کل کھا کر تم جو وصل کا وعدہ کیا	
شب طفف کیا بکواسیہ صنم میں کٹ گئی	
تدہ ہوتا ہوں پر محض نادانی کا تمنا ہے	خدا کر نام پر مرنا مسلمان کا تمنا ہے
محبت اوس صنم کی مٹا یا مٹا کا تمنا ہے	نہ سمجھو کفر اسکو یہ مسلمان کا تمنا ہے
پریشان ہو سانس کا ہیشہ خاک پر میری	خیال نہ لے جانان کی پریشانی کا تمنا ہے
محبت میں پر فیر لگی منہ سے کچھ نہ کچھ یکتا	مقرر ایک یہ بھی عقل دیوانی کا تمنا ہے
بتاؤ میں سے خوشید تابان اوج گرد و خاک	وہ آچا منشین کی شہلافتنی کا تمنا ہے
تری ابرو پہ دیکھا جس خطہ چین ابرو کو	آسا اوسو یہ اوس تنخ صفایانی کا تمنا ہے

بل بے پیش عشق کہ اک اگ شب رو
جبک ہر مفالہ کیچہ کھلتی ہرانی
سب کے میر مسامات بدن میں نکلتی
دی بات بڑی ریخ و محن میں نکلتی

بوسہ وہ کر دیوین طغندر لیلو ہے بہتر
ہے بوی ہی سیست فخر زین کے نکلتی

کردن کیا یاد زلفت دلربا جانی نہیں
 بصر ابرو پر خم کو ہمیں یہ کسی سے بھی
 حقیقت کو سہا عشق کی نغمہ گانا صحر
 بھلا کر تو بھلا ہو گا صد افس منیاؤں کی
 ہوئی برباد اپنی خاک میدان محبت میں
 گزر جائے کیونکر جان قاصدِ ناز کی
 نقشہ ہو گیا ہر میرا سودا محبت میں
 نہیں ہوئی اتنی ہر ناگوش ناز کو خوش دامن کے

نہیں جاتی ہر دل کی پریشانی نہیں
 تباہی تیری شمشیر صفا ہانی نہیں جاتی
 کہ وہاں او کی ہرگز عقل دیوانی نہیں جاتی
 نہیں کچھ بات ایسی کہ جوانی نہیں جاتی
 سمندر ناز کی پروں کے جولاہی نہیں جاتی
 خبر جاتی ہر مشکل سے باسانی نہیں جاتی
 مری صورت مری بارون سے پہچانی نہیں جاتی
 کہ جب تک بات کوئی خوب سی نہ جانی نہیں

طبیعت هر جوان پیری مینماید و امر طفر تیری
سخن فنی سخن سنی سخن دانی سخن جانی

نه تو دوستی غیار و انداز زمین پر
بختل اشک تیر و مرد امن بی کور و گنا
بزرگ نقش پا آخروین هم مرز لیکن
مگر تنه تو اسپر بھی تری لفت نہیں
اگر اید میرے ترا و سیر آشین تھو
نہ کوچ کی تری ہرگز صنم ہنر زمین جھوڑی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

شکستہ ہمارا پس تم جو منہم چلے گئے
مر کے بھی میرے تہنا چھوٹے اس لئے ہے
نیم میں تیری مدد تھا آؤ بھی گرتو کیا ہوا
آؤ بھی وہ جو میرے گھر تو نہ ایک خط
گرچہ ہر رنگ گل ہندی باغ جہان میں ایک
کچر بھی ساتھ لیکے قیصر جہان سے

ہم بھی تمہارا جاتی سے چلے گئے
ساتھ ہی لگا گو میں بیخ و الم کو گرا
شع کی طرح چشم لم جھکوں چلے گئے
یکلی نہ دلی آرزو ہاں تم چلے گئے
تینم و گل کی طرح پھر وہی ہم چلے گئے
چھوٹے ریاں گناہ میں جاہ و چلے گئے

مٹے جو رفیق رہا تھا ہندو میں طغر اور نہیں کیا
دے کے ہمیں ہزار ہا حسرت و غم چلے گئے

چشم و گلو ہم جنہیں جانانا جانتے
مجنون تو اپنی کام میں تھا خوشی شیار
رہتا پریشون کا جواس میں خیال تو
اسے دل خراب میں جو خوشی ہر قسم
شوق نظر جب دیکھتا تو سر و ترا
ہم اپنی مرغ بلی اسیری کیوں اسے
قیمت میں ہم جو بوسہ کی تو میں و نقد
واقعہ نہیں جو روز محبت کو وہ تو ہم
کیونچہ رزک دل میں جاوے رہا

ہم کو نہیں صراحی پہنا جانتے
دیوانہ ہیں جو میں ادھر دیا جانتے
دل ہی کو اپنی ہم میں ریختا جانتے
تو ہم مقام سخن میں دیر جانتے
ہم طائر نظر کو میں پرانا جانتے
خطا تو جو دام خال کو میں دانا جانتے
وہ ساوگی کو میں اسے بیانا جانتے
واعظ کو میں کلام کو افسانا جانتے
ہیں اسکو یہ چلے رہنا جانتے

بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا

بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا

بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا

بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا
بہارِ یوسفی کا نام ہے زکریا

بہارِ راز دل کو ہنچ کر ہر کین لگتے
ہوای وصل تیری ہم جو رستہ میں تو جو
اڑا تو جو میں تیرا بھی دم میں اگر جھوٹ
دروہ مان تیرا سامنا کر کب مجھ کو
جو نقش لعل تو سن کے ترے ہونما بیان میں
حدیث سوز دل ہم گریبان میں نہ کرے

تو طفل اشک نظروں میں ہیں چشمن لگتے
رہیں پر پانوں اور خوشیدشت آنو نہیں لگتے
ہماری مہر سزا کے اور چرخ برین لگتے
ہماری آنکھ میں ہیں کب بھلے دور ہمیں لگتے
تو ہیں رگڑ رگڑ چاچا اندازے مہ جبین لگتے
تو جلنے شمع آسائے سب محفل نشین لگتے

طہر خیر شکر قاتل کے نہیں کرتے شکایت ہم
اگر چہ دم بہ دم لاکھوں ہیں زخم تیغ کین لگتے

روی صنم میں ساری خدائی کی سیر کی
ہر روز خار زار خدائی کی سیر کی
ہر شب بیان انارہوائی کی سیر کی
ہو جس بشر نے کوئی گدائی کی سیر کی
کیا خوب آج داہ لڑائی کی سیر کی
اس تیکہ میں ایک خدائی کی سیر کی

ہم نے نقطہ جلوہ نمائی کی سیر کی
گلکشت باغ وصل ہوئی کب بہتین لکھ
دولت سے تیری نالہ داہ شرفشان
کب دیکھا ہو سلطنت جم کو آنکھ سے
لڑوا کر ہم نے غیر سے اس خانہ جنگ کو
دیکھا نہ ہم کوئی بھی کافر تیری سوا

دیوان ہوئے دیکھا نہ بہتر کوئی ظفر
دیوان انوری دستاکی کی سیر کی

کسی کی شکل تمہارے نہیں برابر کی
نہ طرزِ آہ نہ زہرہ جبین برابر کی

پاؤں جو دیکھتی تھی تیری سیر کی
نہ لکھوں جو دیکھتی تھی تیری سیر کی
نہ لکھوں جو دیکھتی تھی تیری سیر کی
نہ لکھوں جو دیکھتی تھی تیری سیر کی

بہارِ راز دل کو ہنچ کر ہر کین لگتے
ہوای وصل تیری ہم جو رستہ میں تو جو
اڑا تو جو میں تیرا بھی دم میں اگر جھوٹ
دروہ مان تیرا سامنا کر کب مجھ کو
جو نقش لعل تو سن کے ترے ہونما بیان میں
حدیث سوز دل ہم گریبان میں نہ کرے
طہر خیر شکر قاتل کے نہیں کرتے شکایت ہم
اگر چہ دم بہ دم لاکھوں ہیں زخم تیغ کین لگتے
روی صنم میں ساری خدائی کی سیر کی
ہر روز خار زار خدائی کی سیر کی
ہر شب بیان انارہوائی کی سیر کی
ہو جس بشر نے کوئی گدائی کی سیر کی
کیا خوب آج داہ لڑائی کی سیر کی
اس تیکہ میں ایک خدائی کی سیر کی
ہم نے نقطہ جلوہ نمائی کی سیر کی
گلکشت باغ وصل ہوئی کب بہتین لکھ
دولت سے تیری نالہ داہ شرفشان
کب دیکھا ہو سلطنت جم کو آنکھ سے
لڑوا کر ہم نے غیر سے اس خانہ جنگ کو
دیکھا نہ ہم کوئی بھی کافر تیری سوا
دیوان ہوئے دیکھا نہ بہتر کوئی ظفر
دیوان انوری دستاکی کی سیر کی
کسی کی شکل تمہارے نہیں برابر کی
نہ طرزِ آہ نہ زہرہ جبین برابر کی
پاؤں جو دیکھتی تھی تیری سیر کی
نہ لکھوں جو دیکھتی تھی تیری سیر کی
نہ لکھوں جو دیکھتی تھی تیری سیر کی
نہ لکھوں جو دیکھتی تھی تیری سیر کی

کلمے سر ہو تمہارے ہمیشہ نور | کلمے سر ہو دو دلی سیاحتی تمہارے

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمے کو تم ملوث اسلام جان لو | کلمے کو اپنے دین کی مصداق جان لو

کلمے کو تم خدا کا اک انعام جان لو | کلمے کو دل کی راحت آرام جان لو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ایمان کو تمہارے ہو کلمہ سے تقویت | کلمے سے ہو قوی تمہیں یہ نصرت

کلمے سر ہو دلوں کا حسن عاقبت | کلمے سر آفر دل کی نظر زیارت

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ہو دو جہان میں کلمے کی دوسری غنی | ہو جان کو نہ کلمہ کی کلفت جان کنی

ہو دو انہیری گور میں کلمہ سر روشنی | ہے صاف کلمہ اک اثر پاک دانی

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ تمہارے واسطے ہے دافع بلا | کلمہ تمہارے حق میں سر ہر دلی دوا

کلمے کو مشکلات میں سمجھو گرہ کشا | کلمہ کرے ہر آئینہ کی طرح دل صفا

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمے کا ذکر جا پیے ہر شام و ہر صبح | جب تک سر زبان رہے کلمہ زبان پر

کلمہ یہ آبِ حیات باری ہر ای ظفر | دھوتا ہے کلمہ دل کی کوہِ سر پہر

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

پنج

مختصر کلیاتِ حفظ

حاشیہ الطبع

الحمد لله والمنة که ان ایام فرخند و فرجامین انتخاب لاجواب کلیات غزلیات شاهنشاه و زمرن خسرو
 اقلیم دانش و سخن حضرت علیه المنعفة و الرحمة ابو طاهر محمد سراج الدین بادشاه دہلی نارا
 بر بانیہ القوی جو ایک بادشاہ ذی عظمت جبروت اور فقیر دوست بلکہ خود درویش مشرب
 اور تارک دنیا تھے اور جنکا کلام پراثر سر و لغز نرا و تمام کثاف عالم میں شور مچا اہل اللہ کو و
 صوفیوں کو حال آتا ہی حضرت آخر بادشاہان دہلی کے ہوئے انکی تخت نشینی کی تاریخ
 (ہجری ۱۲۵۳) اور وفات کی (ہجری ۱۲۵۹) ہجری مختصر یہ انتخاب مطبع نشی نو لکھنؤ
 صاحب کانپور میں بسر پرستی معالی القاب عالیجناب ادرہ بادشہی پراک نرین صاحب
 بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کامل نشی بھگوان دیال صاحب عارف و محبت بباہ
 مسی ۱۲۵۹ ع آٹھویں مرتبہ طبع ہوا

آیہ نخ طبع از سخنور عظیم المسال مورخ کامل نشی بھگوان دیال صاحب عارف و محبت

ظفر کہ بود شہنشاہ ملک عشر سخن	کہ این ز نطنفہ فصیح خوش انتخابی ہست
بر احوال سیمی بذوق ل عارف	گو کہ زیبا ہمسایہ لکشی انتخابی ہست
از سخنور چاد و بیان مولانا محمد حامد علیا صاحب الفہر علیہ السلام	

این دیوان قصائد آگین	شائع گشت نہایت بہتر	تحریر میرزا علی	ادبکین دیوان ط
----------------------	---------------------	-----------------	----------------